بحمدہٖ تبارک و تعالیٰ

یہ مختصر رسالہ ہدایت قبالہ نافع عجالہ سُنّی مسلمانوں کو کفار و مشرکین و مبتدعین و مرتدین
کی محبت و مواخات الفت و موالات سے بچانے والا اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَاَلْبُغْضُ فِی اللّٰہِ
کا سبق سکھانے والا کانگریس و کانگریسیہ پر اعتمادان سے اتحاد کو بحکمِ شریعت حرام قطعی
بتانیوالا مسلم لیگ کے مقاصدِ اساسیہ اور اوس کی کارروائیوں میں جو شرعی خرابیاں ہیں اون کا
روشن بیان سنانے والا ایسی حقیقی کامیابی و ترقی کا راستا دکھانے والا مسلم لیگ کو اتباعِ
مذہب اہل سنت و اقتدائے احکام شریعت کی طرف بلانے والا
مسمّٰی بنام تاریخی

احکامِ نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ

۱۳ ھ ۵۸

از نتیجاتِ قلمِ حق رقم شیر بیشۂ سنت ناصر الاسلام حضرت مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی مناظر
ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی دام ظلہم العالی

حسب فرمائش
جماعتِ مبارکۂ اہلِ سنّت ۔ سرکار کلاں ۔ مارہرۂ مطہرہ ۔ ضلع ایٹہ

بلصرفِ زر دستی جمیل
محبِ سنت عدو بدعت سیٹھ اسمٰعیل حاجی عبد اللہ صاحب بٹاٹے والے دوکان ۵۳
کرافورڈ مارکیٹ بمبئی ۳ شائع کنندہ رسالہ ہذا

مطبع سلطانی واقع پیرو لین ۱۲ بمبئی نمبر ۹ میں چھپکر
باذنہٖ تعالیٰ نافع خلائق ہوا

[illegible] سلطان حسین مالک مطبع سلطانی نے اپنے پریس واقع پیرو لین ۱۲ بمبئی نمبر ۹ میں سیٹھ اسمٰعیل حاجی عبد اللہ صاحب بٹاٹے والے کیلئے چھاپا

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما ۔ الحمد للہ العزیز المتعال ؛ والصلاۃ والسلام علیٰ حبیبہ سیدنا محمد صاحب الحسن والجمال ؛ والفضل والنوال ؛ وعلیٰ صحبہ وآلہ خیر صحب وآل ؛ آمین یا ذا الاکرام والجلال ؛

منظور ہے گزارش احوال واقعی ؛ اپنا بیان حسن طبیعت نہیں مجھے

پیارے سُنی مسلمان بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ہم آج ایک عجیب انقلاب انگیز دَور سے گزر رہے ہیں ۔ تمام دُنیا میں ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے ۔ جس طرف آپ نظر اُٹھا کر دیکھیں گے آپ کو ایک ہنگامہ ایک انقلاب نظر آئے گا ۔ لیکن اس وقت میں جس انقلاب کا ذکر کر رہا ہوں اُس کے سامنے یہ سب انقلابات بالکل گرد ہو جائیں گے ۔ حقیقت یہی ہے کہ یہ سب انقلاب اور سیاسی کشمکشیں اُسی اصلی انقلاب کے ادنیٰ شاخسانے ہیں ۔ وہ انقلاب بہت عمیق ہے ۔ اندر اندر ہی اندر تمام مسلمانوں پر چھا رہا ہے ۔ اور تاوقتیکہ اُس کا انسداد نہ کیا جائے مسلمان کبھی ترقی نہیں کر سکتے ۔ وہ انقلاب کیا ہے ؟ مذہب سے غفلت ۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان مذہب سے دور جا پڑے ہیں ۔ مذہب سے بیگانہ ہو گئے ۔ خدا کو بھول گئے ۔ اور احکام خدا و فرامینِ مصطفےٰ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے غفلت کر رہے ہیں ۔ اسی لیے اور صرف اسی لیے مسلمانوں میں وہ رُوحانی طاقت نہیں رہی اور وہ اسلامی جوش باقی نہیں رہا جس نے انھیں دُنیا جہان کا حکمران بنا دیا تھا ۔ مسلمانوں کی پستی تو اب ایک حقیقت مسلّمہ ہو چکی ہے ۔ ہر زبان پر اس کا چرچا ہے ۔ پریس اور پلیٹ فارم اس کے ذکر سے گونج رہے ہیں ۔ لیکن اب مسلمانوں میں لامذہبیت ۔ خود غرضی ۔ بداخلاقی غرض ہر بُرائی علیٰ وجہ الکمال ترقی کرتی جا رہی ہے ۔ کہیں کفار و مشرکین سے اتحاد و موالات کی دعوت دی جا رہی ہے تو کہیں بجائے تبلیغ اتباع رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم معاذ اللہ گاندھی کی پیروی پر مجبور کیا جا رہا ہے ۔ اِلّا ما شاء اللہ ۔ انگریزی خوان لیڈر مغرب کی بدترین ذہنی غلامی کا ایڈووکیٹ ۔ لامذہبیت کو اور اسلامی و اخلاقی قیود سے آزادی کو ترقی کا معیار قرار دے رہا ہے ۔ اور وہ اگر کوئی ریزولیوشن مسلمانوں کی ترقی کے لیے پیش کرتا ہے تو اُس ریزولیوشن میں لامذہبیت کے جراثیم کی کمی نہیں ہوتی ۔ اور اگر کسی ایسے مولوی صاحب

Marfat.com

کی طرف سے جو سیاست میں غرق اور دین سے دور ہوتے ہیں کوئی تجویز پیش ہوتی ہے تو وہ بھی اپنے اندر سیکڑوں گمراہیاں لیے ہوئے ہوتی ہے۔ الغرض قوم مسلم کا صحیح علاج آج تک اِن سیاسی لیڈرانِ قوم اور سیاسی مولویوں سے نہ ہو سکا۔ اور کیونکر ہو سکتا جب کہ تشخیص غلط علاج غلط۔ اگر مرض کی صحیح تشخیص کر کے اُس کا صحیح علاج کیا جائے تو پھر ہم کیونکر فوز و فلاح نہ پائیں اور کیسے ترقی نہ کریں۔ آج کونسل کی چند کرسیوں کے لیے چند گورنمنٹی ملازمتوں کے لیے یا نام نہاد آزادی کے لیے اسلامی احکام کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اسلام اور پیارے اسلام نے مسلمان کو خَلِيفَةُ اللهِ فِي الْأَرْضِ بنایا تھا۔ لیکن آہ! کہ آج مسلمان خدا کی عطا کی ہوئی خلافت نہیں چاہتا ہے۔ بلکہ اسمبلی کی چند کرسیوں کا طالب ہے۔ یا زیادہ سے زیادہ ایک مخلوط اور مشترک حکومت چاہتا ہے۔ مسلمان تو اس لیے پیدا ہوا تھا کہ وہ اسلام کا پرچم لہرائے۔ توحید خداوندی کا علم بلند کرے۔ لیکن افسوس کہ آج وہی مسلمان مخلوط مذاہب کا محافظ بنکر اَدْیانِ باطلہ کی حفاظت کا ذمہ لیتا ہے۔ اور تمام مذاہب کی مخلوط حکومت کے لیے اپنی قربانیاں پیش کرتا ہے۔ عَلمِ اسلامی کو بلند کرنے کے بدلے عَلمِ قومی کے نام سے مختلف اور متضاد مذہبوں کا علم بلند کر رہا ہے۔ اور پھر اسی دھوکے میں مبتلا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ میں ترقی کر رہا ہوں۔ میں خود بھی اسی فریب میں تھا کہ بس نجات و ترقی اور تحفظِ دین و ایمان کا وہی راستا صحیح ہے جو حضرات لیڈرانِ قوم بتا رہے ہیں۔ لیکن کس زبان سے اور کہاں تک مولیٰ تبارک و تعالیٰ کا شکریہ ادا کروں کہ مولیٰ تبارک و تعالیٰ نے مجھ پر نظرِ رحم فرمائی اور میں اس خوفناک و پُر فریب خواب سے بیدار کیا گیا۔ اور آج تاریکی کے عمیق غار سے نکل کر نورِ ہدایت پا رہا ہوں۔ بیشک نجات کا جو راستا لیڈرانِ قوم بتا رہے ہیں حقیقت میں وہ راستا قید کا عذاب کا اور ضلالت کا راستا ہے۔

قبل اس کے کہ میں آپ کو اُس نورِ ہدایت کی طرف لے جاؤں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ سے ایک سیدھا سادہ سوال کروں۔ اُس کا صحیح جواب دینے کے بعد آپ خود بتوفیق اللہ تعالیٰ و بکرم حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اُس نورِ ہدایت کو حاصل کریں گے جس سے آج میرا سینہ معمور ہو رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

سوال :۔ پیارے سُنّی مسلمان بھائیو! تم کو ہندوستان کا تاج و تخت دیا جاتا ہے لیکن ایک شرط پر۔ اور وہ شرط یہ ہے کہ ساڑھے تیرہ سو سال کے پُرانے دین اسلام و مذہب

اہلِ سنّت پرمت چلو بلکہ ہمارے لیڈر صاحبان کے کاٹے چھانٹے ہوئے مذہب کو قبول کرلو جو معجون مرکب ہے اور جسکا مقصد صرف دُنیا طلبی ہے۔ اب آپ بتائیے کہ آپ اس شرط کو منظور کریں گے۔ اگر آپ کو دنیا کے بدلے دین چھوڑنا منظور ہوگا تو آپ اس شرط کو قبول کرسکتے ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ لیکن اگر آپ دینِ حنیف و مذہب حق کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں تو پھر آپ اِس سوال کے جواب میں یوں فرمائیں گے کہ لعنت ہے اُس تخت و تاج پر جو دین کے بدلے میں ملے اور تُف ہے ایسی بادشاہت پر جو قیامت کے دن ہمیشہ کی ذلت اور دوامی عذاب پر ختم ہو۔ حقیقۃً ہر سچے سُنّی مسلمان کا یہی جواب ہونا چاہیے۔ اب آپ لیڈران قوم کی تمام تحریکوں اور تجویزوں کا بنظر غور مطالعہ فرمائیں۔ کیا ان کا مقصد اُسی ہلاکت خیز شرط کو دوسرے لفظوں میں پیش کرنا نہیں ہے؟ ہے اور یقیناً ہے۔ بالخصوص مسلم لیگ کے اغراض و مقاصد کا بھی یہی مطلب ہے۔ ہمیں اس وقت کانگریس سے بحث نہیں ہے کیونکہ کانگریس کُھلے ہوئے کافروں کی جماعت ہے اور اُس کی اسلام کُش پالیسی اور مسلم آزار روِش ظاہر ہو رہا ہے۔ نیز اُس کے ہمنوا مثلاً جمعیۃ العلماء، و مجلس احرار وغیرہم اشرار کُلّھُم فِی النّارِ۔ لیکن مسلم لیگ جاذبیت کا جامہ پہنکر "اسلام خطرے میں ہے" کا نعرہ لگاتی ہوئی مسلمانوں کو غلط راستے پر ڈال رہی ہے کیونکہ اس کے اغراض و مقاصد ہی اسلام کے لیے خطرناک ہیں۔ اگرچہ میں خود بھی اسکا ممبر بن گیا تھا لیکن اب کہ مولیٰ تعالیٰ نے مجھے اُس کی شرعی خرابیوں پر مطلع فرمایا۔ جب تک مسلم لیگ میں شرعی نقائص موجود ہیں میں اُس وقت تک کے لیے اس کی ممبری سے توبہ کرتا ہوں۔ مسلم لیگ میں وہ شرعی خرابیاں کیا ہیں۔ آپ کو مسلمانان اہل سنت کے سچے، ہمدرد رہنما کے مبارک فتوے سے ظاہر ہوں گی جو آگے چل کر آپ اسی کتاب میں ملاحظہ فرمائینگے۔ ہمارے اس دینی پیشوا نے بلاخوفِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ اور بغیر کسی لالچ اور چاپلوسی کے صحیح طور پر اپنا مذہبی فرض ادا فرمایا۔ خدا اپنے شیروں کے اس شیر کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

ناظرینِ کرام! میں مسلم لیگ کا مخالف نہیں ہوں۔ اور جیسا کہ اوپر لکھ چکا ہوں میں خود بھی مسلم لیگ کا ممبر بن گیا تھا لیکن اس کو کیا کروں کہ لیگ میں ایسے ایسے شرعی نقائص ہیں جنکو پابندِ مذہب مسلمان برداشت نہیں کرسکتا۔ مسلمان کو تخت و تاج کی حاجت نہیں ہے۔ بلکہ اسلام پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہونے کی ضرورت ہے۔ اور جب مسلمان سچا کامل مسلمان ہوجائیگا

Marfat.com

تو خود تختِ سلطنت اور تاجِ شاہی کو مسلمان کی ضرورت ہوگی۔ ناظرینِ کرام! آپ کو ہر ایک سیاسی انجمن اور خود مسلم لیگ اپنے ممبروں کی کثرت کا فریب دیگی۔ لیکن مسلمانو یاد رکھو کہ حق و باطل کے معاملے میں انسانوں کی قلت و کثرت معیار قرار نہیں پا سکتی۔ بلکہ اسلام کے بُنیادی اصول پر ہی فیصلہ کرنا چاہیے۔ بسا اوقات گمراہی اور حق فراموشی کے ایسے دَوْر آتے ہیں کہ نوعِ انسانی کی اکثریت حق و یقین کی روشنی سے محروم ہو جاتی ہے۔ اور ایسے ہی دَوْر سے ہماری یہ سیاسی انجمنیں گزر رہی ہیں۔ خود قرآن کریم شاہد کہ فرماتا ہے وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ یعنی اے سُننے والے زمین پر اکثر وہ ہیں کہ اگر تو اُن کے کہے پر چلے تو وہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں وہ صرف گمان کے پیچھے ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ اس آیتِ کریمہ سے بھی ثابت ہو گیا کہ کسی معاملے میں انسانوں کی کثرت و قلت کا کوئی سوال نہیں ہوتا۔ بلکہ معاملے کی نوعیت اگر صدق و حقانیت پر مبنی ہے تو اُس کا ساتھ دیا جائے گا ورنہ ہرگز نہیں۔ اور اس لیے ہمیں چاہیے کہ گمراہوں کی کثرت پر ہم نظر نہ کریں بلکہ حق اور بصیرت کی طرف دیکھیں۔ اور اس کے لیے ہم قرآن کریم کی روشنی اور رہنمائی حاصل کریں کہ وہ نقص و عیب اور جھوٹ سے پاک ہے۔ اگر دنیا کی مخلوق ایک راستے پر چلنا چاہے اور قرآن کریم دوسرے راستے کی رہنمائی فرمائے تو یقیناً یقیناً مخلوق غلطی پر ہوگی لیکن ارشادِ قرآنی ہرگز ہرگز غلط نہیں ہو سکتا۔ کامیابی اُسی کو حاصل ہوگی جو اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی فرمانبرداری کرے گا اور صحیح معنی میں مسلمان ہوگا۔ اس لیے میرے بھائیو! تمام ناظرینِ کتاب ہٰذا سے میری اپیل ہے کہ وہ سچے پکے مسلمان بنجائیں اور احکامِ شرعیہ کی پابندی اپنے اوپر لازم کر لیں۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً کامیابی اور ترقی حاصل ہوگی۔ اگر کسی سیاسی انجمن یا کسی جماعت میں کوئی شرعی خرابی دیکھو تو اُسکی اصلاح کرو۔ اور اگر اصلاح نہ کر سکو یا وہ جماعت اصلاح قبول نہ کرے تو اُس سے دوری اختیار کرو۔ کیونکہ جب تک تم سرکارِ دو عالم سیدنا و مولٰنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بندگی کا طوق اپنے گلے میں نہ ڈالو گے تمہاری گردن سے زنجیرِ غلامیِ کفار ہرگز دور نہ ہوگی۔ اور اگر مسلم لیگ بھی فوز و فلاح اور کامیابی چاہتی ہے تو اُس کو لازم ہے کہ وہ دامنِ پاکِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تھامے اور حَبْلُ اللّٰہِ الْمَتِيْن مضبوطی کے ساتھ پکڑے۔ لیڈرانِ قوم پہلے خود سچے کامل مسلمان بنیں

Marfat.com

اور تمام مسلمانوں میں اتباعِ شریعتِ اسلامیہ کی سچی اسلامی رُوح پھونکیں پھر کامیابی قدم چومے گی۔ تخت و تاج ٹھوکر میں ہو گا۔ اور پھر دُنیا کی کوئی طاقت تم کو مغلوب نہیں کر سکیگی۔ اور کسی اکثریت کا کوئی خوف تم پر غالب نہ ہوگا۔ بس ترقی کا آزادی کا کامیابی کا صرف یہی ایک راستا ہے۔ اور اس ترقی کو زوال نہ ہوگا۔ مسلمان اس لیے نہیں پیدا ہوا کہ کفار کی اکثریت سے مرعوب ہو۔ مسلمان کا پیارا رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ یعنی بہت مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ تھوڑی جماعتیں بڑی بڑی پارٹیوں پر اللہ کے حکم سے غالب ہوئی ہیں اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ بس مسلمان تو اپنے رب جل جلالہٗ پر بھروسا رکھتا ہے اور طاغوتی اکثریت کو خیال میں بھی نہیں لاتا ہے۔ اگر اکثریت کو اقلیت پر مطلقاً غلبہ حاصل ہونا ضروری ہوتا تو قرآنِ عظیم کبھی مجاہدین ولشکریانِ اسلام پر میدانِ جہاد میں اُن سے دوگنے کافروں کے سامنے سے بھاگنے کو حرام وگناہِ کبیرہ قرار نہ دیتا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ یعنی اب اللہ نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور دیکھ لیا کہ ابھی تم میں کسی قدر کمزوری ہے تو اگر تم میں سے صبر کرنے والے ایک سو ہونگے تو دو سو پر غالب رہیں گے۔ اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں گے تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب ہونگے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور تاریخ اسلام کا مطالعہ کرنے والوں پر روشن ہے کہ عہدِ رسالت سے لیکر شاہانِ اسلام کے زمانے تک ہمیشہ غازیانِ اسلام نے اسی فرمانِ قرآن پاک پر عمل کیا ہے ہر میدان میں باذنہٖ تعالیٰ اہل حق کی اقلیت اہل باطل کی اکثریت پر غالب رہی۔ تو مسلمان یقین کامل رکھتا ہے کہ فتح ونصرت وغلبہ کا مدار ہرگز اکثریت پر نہیں بلکہ جس چھوٹی سی چھوٹی اقلیت کے ساتھ نصرت خداوندی ہو گی وہ بڑی سے بڑی اکثریت پر غالب ہی رہیگی۔ اب بھی اگر مسلمانوں کو ترقی کامیابی آزادی حاصل کرنا ہے تو شریعت مطہرہ کے اتباع کو اپنا دستور العمل ونصب العین بنائیں باطل کی اکثریت کو خیال میں بھی نہ لائیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی مدد ونصرت پر بھروسا کریں اور ترقی وآزادی حاصل کرنے کے راستے میں جو قدم اُٹھائیں وہ حدودِ شرعیہ کے اندر ہو پھر ربّ کریم جل جلالہٗ کا وعدۂ صادقہ ہے کہ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ یعنی ہمارے ذمۂ کرم پر یہ ثابت ہے کہ ایمان والوں کی مدد فرمائیں

محض اس نیک مشورے کی بنا پر ہم مسلم لیگ کو اوس کی شرعی خرابیوں پر شرعی حجت کے ساتھ آگاہ کرتے ہیں۔ اگر مسلم لیگ نے ہماری اس مخلصانہ خدمت کو شرفِ قبول بخشا تو خود اوس کے حق میں بہتر اور مفید ہوگا۔ لیڈران قوم کو معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمان کیا تھے اور اب کیا ہوگئے؟ اور کیوں اِس موجودہ نکبت و پستی کے غار میں گر گئے؟ کیا اِس لیے کہ وہ تعداد میں کم ہیں؟ نہیں۔ پھر کیا اِسلیے کہ وہ نیولائٹ کی ڈکشنری میں اَنْ سیولائز یعنی غیر مہذب اور وحشی ہیں؟ نہیں۔ پھر کیا اِس لیے کہ وہ غریب ہیں؟ نہیں۔ پھر کیا اس لیے کہ وہ عالی دماغ نہیں ہیں؟ نہیں۔ پھر آخر کیوں؟ کیا سبب ہے؟ کیا وجہ ہے؟ سُنیے اور ذرا غور سے خیال کیجیے۔ جب نیّرِ اسلام اُفُقِ بُطحیٰ سے طلوع ہوا۔ فاران کی چوٹیوں سے چمکا اور آہستہ آہستہ بڑھکر دنیا جہان پر جلوہ ریز ہوگیا۔ عرب جو غیر متمدن تھے غیر مہذب تھے۔ جب مسلمان ہوگئے تو مہذب اور متمدن بن گئے۔ اور ساری دنیا کو خدا کا پیغام سُنانے کے لیے عرب کے ریگستان سے چلے۔ بے خوف اور نڈر ہو کر چلے۔ ہر قوم نے ہر ملت نے ہر مذہب نے قدم قدم پر شدید ترین مخالفت کی۔ زور سے۔ زر سے۔ اجتماعی قوتِ سے۔ فوجی طاقت سے۔ آلاتِ حرب و ضرب سے اپنی اکثریت سے۔ الغرض ہر ممکن طریقے سے مسلمانوں کو فنا کر دینا چاہا۔ لیکن مسلمان۔ خدا کا فدائی۔ رسول پاک کا شیدائی۔ خدائی پیغام سنانے کا علمبردار نہ ڈرا۔ نہ گھبرایا۔ نہ ہٹا۔ بلکہ جس طرف رُخ کیا۔ جس طرف مونھ اوٹھا دیا برابر بڑھتا ہی رہا۔ بے سر و سامان بے یار و مددگار۔ بے زور و بے پر مسلمان خدا و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر بھروسا کرکے طاغوتی طاقتوں کو توڑتا۔ بادلوں کی طرح گرجتا۔ بجلی کیطرح کڑکتا۔ سیلاب کیطرح بڑھتا ہی رہا۔ قیصر و کسریٰ کی قاہر اور جبروتی سلطنتوں کو پارہ پارہ کرکے توحید کی منادی کرتا۔ اسلام کا پیغام سُناتا ساری دنیا میں پہنچا۔ کسی مصیبت۔ کسی خوف۔ کسی تکلیف کو خاطر میں نہ لایا۔ دنیا اوس سے ڈر گئی۔ مرعوب ہوگئی۔ اوس کے سامنے جُھک گئی۔ آخر کیوں؟ کیا وہ اکثریت میں تھا؟ نہیں۔ کیا وہ بہت زیادہ قوی اور طاقت ور تھا؟ نہیں۔ کیا وہ دولتمند تھا؟ نہیں۔ پھر کیوں شاہی تخت و تاج اوس کی ٹھوکر میں آگئے؟ کیوں دنیا کی فوجی اور اجتماعی قوت اوسکے سامنے جُھک گئی؟ اس لیے اور صرف اسی لیے کہ وہ سچا مسلمان اور کامل مسلمان تھا۔

میرے پیارے مسلمان برادران اور حضرات لیڈران! اگر تم عہد ماضی کا کھویا ہوا وقار حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اگر دنیا کے حکمران بننا چاہتے ہو۔ تو اوٹھو۔ خواب سے بیدار ہو جاؤ۔

Marfat.com

اور سچے مسلمان کامل مسلمان بن جاؤ۔ اپنے اندر اور اپنی جماعت میں سچی اسلامی اسپرٹ پیدا کرو۔
پھر خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نصرت و اعانت تمہارے ساتھ ہوگی۔
کامیابی تمہارا قدم چومیگی۔ دنیا تمہاری لونڈی ہو جائیگی۔ تم اللہ والے ہو جاؤگے۔ اَلَاۤ اِنَّ
حِزْبَ اللّٰہِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ سنتے ہو! بیشک اللہ والے ہی مراد کو پہنچے۔ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ اور اللہ اور اوسکے رسول اور
ایمان والوں سے جو لوگ دوستی و محبت رکھیں گے تو بیشک اللہ والے ہی غالب ہونگے۔ بس
اس کتاب و فتوے کی اشاعت سے ہمارا یہی مطلب و مقصد ہے۔ اگر مسلم لیگ نے بتوفیق اللہ عزوجل
اس پر عمل کیا تو ہم بھی بحیثیت ادنیٰ خادم کے ہر طرح اوس کی خدمت کے لیے حاضر ہیں۔ اس تمام
تفصیلی تشریح کے بعد بھی اگر کوئی کوتاہ فہم انسان مجھ پر یا حضرت علامۂ زمان مفتی ہندوستان
عالم جلیل فاضل نبیل ناصر الاسلام مناظر اعظم مظہر اعلیحضرت شیر بیشۂ سنت مولنا مولوی حافظ
قاری مفتی ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخان صاحب قادری برکاتی رضوی
مجددی لکھنوی دَامَتْ شُمُوْسُ اِفَاضَتِهٖ عَلَيْنَا بَازِغَةً اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ پر مسلم لیگ
کی مخالفت کا گمان کرے۔ یا جھوٹے پروپیگنڈوں سے کام لے تو وہ خود ہی اس کا جواب دِہ اور
شرعاً و اخلاقاً و قانوناً ذمہ دار ہوگا۔ ناظرین سے التماس ہے کہ وہ خود بنظر غور و بنگاہ انصاف
فتوائے مبارکہ ملاحظہ فرمائیں اور ایمانی فیصلہ کریں۔ کسی کے دھوکے اور فریب میں نہ آئیں
اور دین حق کے عالم جلیل کی طرف سے سوء ظنی کر کے مؤاخذۂ خداوندی اپنے سر نہ لیں۔ مکرر
عرض ہے کہ جب حضرت مفتی صاحب قبلہ سے سوال کیا گیا تو حضرت ممدوح نے جو حق تھا واضح
فرما دیا۔ اور اگر حضرت علامۂ موصوف ایسا نہ کرتے اور سکوت فرماتے تو یہ سکوت، سکوت عن الحق
ہوتا پھر کتمان حق کی وعید شدید سے نجات کیسے ملتی۔ لہذا حضرت مفتی صاحب قبلہ نے اپنا مذہبی
فرض ادا فرمایا جَزَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى خَيْرَ الْجَزَاءِ فِي الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ وَعَنَّا وَعَنْ جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ قَالَ اللّٰهُ الْقَوِيُّ
الْمَتِيْنُ فِيْ كِتَابِهِ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ
اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۝ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ بِفَضْلِهٖ وَكَرَمِهٖ مِنْهُمْ اٰمِيْنَ بِجَاهِ حَبِيْبِهٖ
سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ مسلمانان اہلسنت کا ادنیٰ خادم ابوظفر محمد سالم بن الشیخ علی باوزیر۔ آل عباس۔ عرب عفی عنہ

استفتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بملاحظہ اقدس علامۂ زمان مفتیِ عالیشان حضرت شیر بیشۂ سنت مولٰنا مولوی قاری حافظ مفتی ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخان صاحب مدظلہم العالی :- السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ بعض اصحاب آپ کے متعلق یہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے جلسۂ وعظ منعقدہ چھاچھ محلہ میں یہ ارشاد فرمایا کہ جملہ ممبران وشرکائے مسلم لیگ کافر ہیں اور یہ کہ مسلم لیگ کافروں کی جماعت ہے کیا یہ روایت صحیح ہے یا نہیں۔

سوال دوم :- کیا آپ مسلم لیگ میں شریک ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیوں ؟ امید کہ جوابات ہر دو سوال عطا فرماکر عند اللہ ماجور ہونگے۔ فقط زیادہ حدِّ ادب۔

المستفتی :- محمد سالم بن الشیخ علی باوزیر آل عباس۔ ممبر آف مسلم لیگ صوبہ بمبئی۔ رول نمبر ۹۸۴

فتوی

الجواب واللہ الموفق للصدق والصواب :- (جواب سوال اول) یہ روایت کاذبہ مفتراۃ ومختلقہ ومخترعہ ہے۔ جیسا کہ سننے میں آتا ہے۔ ہمارے سُنّی مسلمان بھائی لیگ میں شامل و شریک ہو گئے ہیں تو محض شرکت مسلم لیگ کی بناپر اونکو کافر کہنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ قرآن عظیم نے فرمایا يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا یعنی اے ایمان والو جب تم اللہ کے راستے میں سفر کیا کرو تو خوب اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو۔ اور جو لوگ تم کو سلام کیا کریں اونکو یوں مت کہدیا کرو کہ تم مسلمان نہیں۔ آیت کریمہ نے بتادیا کہ جو شخص اپنا مسلمان ہونا ظاہر کرے تو جب تک اوسکے کافر ہونیکا ثبوت نہو اوسکو کافر کہنا حرام وناجائز ہے۔ ہاں اگر کسی مدعیِ اسلام سے معاذ اللہ اوسکے کفر کا ثبوتِ شرعی ہوجائے تو پھر حکم شرعی کی تعمیل میں اوسکو کافر کہا جائیگا۔ اسی کا حکم اس آیتِ کریمہ کے صدر میں فَتَبَيَّنُوا کہکر فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا یعنی اگر کسی کو کافر کہا جائے گا تو دونوں میں سے ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی۔ جس کو

Marfat.com

کافر کہا گیا اگر فی الواقع شرعاً وہ کافر تھا فبہا ورنہ یہ حکم کفر کافر کہنے والے پر پلٹ آئیگا والعیاذ باللہ تعالیٰ تو جس قدر مسلمانانِ اہلسنت مسلم لیگ میں شریک وشامل ہوتے ہوئے بھی بفضلہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عقائد حقہ اہلسنت پر ثابت ومستقیم ہیں اونکو کافر کہنا بحکم قرآن عظیم حرام اور بحکم حدیث کریم کفر واخبث الآثام ہے وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْمَلِکِ الْمِنْعَامِ۔ کہا تو یہ گیا تھا کہ مسلم لیگ میں کفار و مبتدعین بھی شریک وشامل ہیں اور کفار و مرتدین و مبتدعین کے ساتھ مجالست ومخالطت جو اونکے ساتھ مؤانست کی طرف منجر ہو شرعاً حرام ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ یعنی اور تم ظالموں کی طرف مت جُھکو کہ تمھیں آگ چھوئیگی۔ مگر مفتریوں نے اس حکم شرعی کو کذب وافترا کے سانچے میں ڈھالکر یوں بنا لیا کہ جملہ ممبران وشرکائے مسلم لیگ کافر ہیں اور مسلم لیگ کافروں کی جماعت ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ان فتنہ پردازوں سے اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے کہ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ؕ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ٥ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

(**جواب سوال دوم**) شک نہیں کہ کانگریس کھلے ہوئے کفار ومشرکین کی ایک جماعت ہے جسکا مخالف احکام شرعیہ ومنافی اصولِ دینیہ ہونا اوسکی کارروائیوں سے ظاہر وباہر ہے۔ کہیں زبانِ اُردو مٹانے کا زور۔ کہیں کفریہ وشرکیہ ترانۂ بندے ماترم کا شور۔ کہیں مسلمان بچوں کو ودیا مندر میں لیجاکر اون سے سرسوتی دیوی کی پوجا کرانے کی کوشش۔ کہیں تثلیثی رنگ کے کانگریسی جھنڈے کی تعظیم وتکریم کرانے پر جوشش۔ کہیں اسکولوں کی تعلیمی کتابوں میں سے پیشوایان اسلام کے تذکرے نکالکر اون کی جگہ مشرکین کے دیوتاؤں کی تعریف وتوصیف داخل کرانے کا جوش۔ کہیں ہندوؤں کی مطلق العنان حکومت ہندوستان میں قائم کرنے کا خروش۔ کانگریس اپنی اکثریت کے لحاظ سے کفار ومشرکین کی ایک جماعت ہے۔ اوسمیں مسلمان کہلانے والے جو شامل ہیں عموماً غدار مذہب اور دین فروش ہیں جو حطام دنیا کے عوض کانگریس کے ہاتھ بک چکے ہیں اور اپنے مہاتما (رُوح اعظم) گاندھی کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں۔ ان مسلمان کہلانے والے ممبران وحامیانِ کانگریس میں حسین احمد اجودھیا باشی وشبیر احمد دیوبندی اور نانی عن الاسلام کفایت اللہ شاہجہانپوری کے تبعین وہابیہ دیوبندیہ مُتمیّن کا اور مسٹر ابوالکلام آزاد وعبدالغفار خان سرحدی گاندھی کے متعلدین نیاچرہ ملحدین ہی کی کثرت ہو شدید ضرورت تھی کہ مخالفین اسلام کے حملوں سے اسلام ومسلمین کو بچانے کیلیے کوئی مسلم جماعت قائم

Marfat.com

ہوتی۔ ایسے نازک دورِ فتن اور ایسے شدید زمانہ محن میں مسلم لیگ اُٹھی اور اُس نے حفاظتِ اسلام و مسلمین و دفاعِ اعدائے دین کا دعویٰ کیا اور غریب و مظلوم مسلمانوں نے اُسکو اپنا ملجاٌ و ماوٰی سمجھکر اُس کا ساتھ دیا۔ ہمیں بھی مسرت ہوئی کہ لیڈرانِ قوم جو کل تک ہندو مسلم اتحاد کے نشے میں متوالے تھے اور اِسی نشے کی چڑھتی ہوئی ترنگ میں اونھوں کیسے کیسے ایمان سوز و اسلام کُش افعال کر ڈالے تھے۔ اب ہوش میں آنے لگے ہیں۔ اور کفار و مشرکین سے محبت و موالات و اتحاد و مواخات کی حرمت و ناجوازی کے جو احکامِ الٰہیہ وارشاداتِ نبویہ پچھلے دَورِ گاندھویت میں ہم نے اونکو سنائے تھے آج وہ خود بھی وہی فرامین شرعیہ قوم مسلم کو سُنانے لگے ہیں اور اپنے پچھلے اسلام کُش و ایمان سوز کرتوتوں پر پچھتانے لگے ہیں۔ مگر جب مسلم لیگ کے دستورِ اَساسی کو منگا کر دیکھا تو ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اوسکے وہ اغراض و مقاصد جن کو بروئے کار لانے کے لیے مسلم لیگ کی بنا ہوئی ہے۔ جنکو پورا کرنے کے لیے لیگ اوٹھی ہے جنکی تائید کا حلفی اقرار نامہ لکھدینے کے بعد ہی کوئی شخص مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے۔ وہی اصول شرعیہ و احکام اسلامیہ کے مُضادّ و مخالف بنائے گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اَوّلاً :- مسلم لیگ اپنا سب سے پہلا مقصد یہ بتاتی ہے کہ ہندوستان میں کامل آزاد وفاقی جمہوری ریاستوں کا قیام جس کے دستور میں مسلمانوں کے اور دوسری اقلیتوں کے حقوق و مفاد کی مؤثر اور مکمل حفاظت کی جائے۔ یعنی لیگ اس بات کی کوشش میں ہے اوسکا یہ مقصد ہے کہ ہندوستان کو انگریزوں کے پنجے سے بالکل آزاد کرالیا جائے اور پھر ہندوستان کی تمام قوموں کے باہمی اتفاق سے جمہوری سلطنت قائم کیجائے جسکی کونسل میں تناسب آبادی کے لحاظ سے ہندوستان کے ہر مذہب و قوم کے نمائندے شامل کیے جائیں جس کے دستور میں مسلمانوں، سکھوں، اچھوتوں، پارسیوں، ہندوستانی عیسائیوں، ہندوستانی یہودیوں وغیرہم کے حقوق و مفاد کی مکمل حفاظت ملحوظ رکھی جائے یعنی لیگ جو مسلمانوں سے جانی و مالی قربانیوں کا مطالبہ کرتی ہے اون سے لیگ کا سب سے پہلا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان میں ایسی آزاد جمہوری سلطنت قائم ہو جو مذکور ہوئی۔ اب ملاحظہ ہو کیا اسلام و قرآن و رسول و رحمٰن جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلیٰ ہٰذَا الْحَبِیْبِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَاتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ نے بھی مسلمانوں کی مالی و جانی قربانیوں کا یہی مقصد بتایا ہے کہ ہندوستان میں ایک کونسل کی حکومت ہو جس میں تناسبِ آبادی کے لحاظ سے مسلمانوں، ہندوؤں، پارسیوں، یہودیوں

Marfat.com

عیسائیوں سکھوں اچھوتوں کے ممبران شامل ہوں اور وہ سب بکثرت رائے سے فرمانروائی کریں حَاشَ لِلّٰہِ۔ ہرگز نہیں۔ قرآن پاک تو مسلمانوں کی قربانی مال وجان کا مقصد یہ بتاتا ہے کہ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ یعنی اللہ کے راستے میں یہاں تک مالی و جانی قربانی پیش کرو کہ کفر و شرک باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے۔ اور فرماتا ہے۔ حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَۃَ عَنْ یَّدٍ وَّھُمْ صَاغِرُوْنَ ۝ یعنی اللہ کے راستے میں مالی وجانی قربانیاں پیش کرو یہاں تک کہ کفار ذلیل ہو کر اپنے ہاتھوں سے جزیہ دیں۔ قرآن پاک نے مسلمانوں کی مالی وجانی قربانیوں کا مقصد صرف یہی قرار دیا ہے کہ سب کفار مسلمان ہو کر ابدی عیش و راحت اور دوامی حقیقی صحیح ومفید واقعی نعمت آزادی کامل سے دارین میں کامیاب اور بہرہ مند ہوں۔ اور اگر اپنی بدعقلی اور اغوائے شیطانی سے خود اپنی منفعت کو ٹھکرا دیں تو ایسے کج روؤں کی کج روی کا ضرر دوسرے بے قصور فرمانبرداروں تک پہنچنے سے روک دینے کے لیے اوپر یہ حکم نافذ کیا جائے کہ سلطنت اسلامی کو جزیہ دیکر ذلیل ومقہور ہو کر رہیں۔ مگر مسلم لیگ ایسی حکومت کے قیام کے لیے مسلمانوں سے جانی ومالی قربانی چاہتی ہے جسمیں ہر کافر مشرک مرتد کو پوری آزادی وخودسری حاصل ہوگی۔

ثانیاً:۔ بلکہ تناسب آبادی کے لحاظ سے کفار ومشرکین کو بھی مسلمانوں پر حکومت وفرمانروائی حاصل ہوگی۔ کیونکہ کونسل میں ہر قوم کی مردم شماری کے اعتبار و تناسب سے اسکے ممبر شامل ہونگے پھر کونسے دین و قرآن نے اسے جائز رکھا ہے کہ خود مسلمانوں پر کفار ومشرکین ومرتدین کی حکومت قائم کرنے کے لیے مسلمان اپنی جانی ومالی قربانیاں دیں۔

ثالثاً:۔ ہندوستان میں اس وقت مسلمانوں کی مردم شماری آٹھ کرور اور مشرکین کی بائیس کرور بتائی جاتی ہے تو کونسل میں مسلمانوں کے آٹھ اور مشرکین کے بائیس ممبر ہوں گے۔ اور جبکہ کثرتِ رائے پر فیصلے کا مدار ٹھہرا تو مشرکین ہی کی حکومت ہو گئی۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

رابعاً:۔ یہ کہنا کہ اوس جمہوری حکومت کے دستور میں مسلمانوں کے حقوق ومفاد کی مکمل حفاظت ملحوظ رکھی جائیگی صرف سیدھے سادے بھولے بھالے مسلمانوں کو بہلانے پھسلانے کی خاطر ہے۔ ورنہ یہ کیونکر کہا سکتا ہے کہ جب مسلمانوں کے مذہبی حقوق اور مشرکین کے کفری شعائر باہم متصادم ہونگے تو اوس وقت مشرکین باوجود اپنی اکثریت کے اپنے شعائر کفر کو مسلمانوں کے مذہبی حقوق کیلیے

Marfat.com

چھوڑ دینا گوارا کر لیں گے۔ قرآن عظیم فرماتا ہے یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًاؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاہِہِمْۚۖ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُہُمْ اَکْبَرُؕ قَدْ بَیَّنَّا لَکُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ کُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ یعنی اے ایمان والو غیروں کو راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری نقصان رسانی میں کوتاہی نہ کرینگے۔ تمہارا مصیبت میں مبتلا ہونا اونکی دلی تمنا ہے۔ دشمنی تو اونکے مونھوں سے ظاہر ہو چکی ہے۔ اور جو عداوت اونکے سینوں میں چھپی ہے وہ اور سخت ہے۔ بیشک ہم نے تمہارے لیے نشانیاں بیان فرما دیں اگر تم عقل رکھتے ہو اس روشن و واضح ارشادِ قرآنی کے ہوتے ہوئے بھی جو شخص یہ امید رکھتا ہے کہ سوراج حاصل ہو جانے کے بعد مشرکین اپنے عہد و پیمان کا لحاظ کر کے مسلمانوں کے مذہبی حقوق کے مقابلے میں اپنے شعائرِ کفریہ کو چھوڑ دینا گوارا کرینگے وہ درحقیقت قرآن عظیم کو جھٹلاتا ہے اور اوسکے کلام الٰہی ہونے پر ایمان نہیں رکھتا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

خامسًا۔ مسلم لیگ نے اپنا مقصد صرف مسلمانوں ہی کے حقوق و مفاد کی حفاظت نہیں بتایا بلکہ سکھوں اچھوتوں پارسیوں ہندوستانی عیسائیوں ہندوستانی یہودیوں وغیرہ جملہ اقلیتوں کے حقوق و مفاد کی حفاظت کو بھی اپنا مقصد اوّلین ٹھہرایا۔ تو کیا چمار بھنگی وغیرہ اچھوت ہندو اپنے تینتیس کروڑ دیوتاؤں کی معبودیت کی تبلیغ کرنے کو اپنا مذہبی حق نہیں بتائینگے۔ کیا سکھ لوگ اپنے عقائدِ کفریہ کے پرچار کو اپنا مذہبی حق نہیں ٹھہرائینگے۔ کیا پارسی لوگ آگ اور سورج کی پرستش اور یزدان خالقِ خیر و اہرمن خالقِ شر دونوں کی خدائی کے اعلان کو اپنا مذہبی مفاد نہیں کہینگے کیا ہندوستان کے نصاریٰ و یہود سیدنا عُزیر و سیدنا عیسیٰ علیہما الصلاۃ والسلام کے ابن اللہ ہونے کی تبلیغ کو اپنا مذہبی حق مذہبی مفاد نہیں سمجھیں گے۔ بلکہ ان سب ادیانِ باطلہ کے متبعین کیا اس امر کی اشاعت کو اپنا مفادِ مذہبی نہیں تصور کرینگے کہ اسلام جھوٹا دین ہے اِسکو چھوڑ کر ہمارے دین ہمارے دھرم کو قبول کرلو والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ تو مسلم لیگ ہندوستان میں جمہوری حکومت قائم کر لینے کے بعد اِن تمام کفار و مشرکین کے اِن کفریاتِ ملعونہ کی تبلیغ و اشاعت کی حمایت و حفاظت کرنا اپنا فرض اولین بتا رہی ہے۔ اور اسی مقصد کو پورا کرنے کے لیے مسلمانوں سے جانی و مالی قربانیاں کرا رہی ہے۔ یہ کس قدر شدید مخالفتِ قرآن اور کیسی کھلی ہوئی منافاتِ ایمان ہے۔ قرآن عظیم نے مسلمانوں کی جانی و مالی قربانیوں کا مقصد کفر مٹانا اسلام کا پھیلانا

Marfat.com

بتایا۔ اور مسلم لیگ نے مسلمانوں کی جانی و مالی قربانیوں کا مقصد اشاعت کفر و تبلیغ شرک کی حفاظت وحمایت کرنا بھی ٹھہرایا۔ قرآن عظیم نے ارشاد فرمایا وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ یعنی اور نیکی و پرہیز گاری پر آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ وظلم پر باہم ایک دوسرے کو مدد مت دو۔ جب گناہ وظلم پر باہم ایک دوسرے کو مدد دینا بحکم قرآن عظیم حرام اور گناہ وظلم ہے تو کفر وشرک کی حمایت کرنا کیونکر حرام وشرک وکفر نہوگا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

سادساً:۔ مسلم لیگ اپنا دوسرا مقصد یہ بتاتی ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے سیاسی اور مذہبی حقوق و مفاد کی ترقی وحفاظت کرنا اور لیگ کی کارروائیوں کارگزاریوں سے روشن ہے کہ جو شخص اپنے آپکو مسلمان کہے یا گورنمنٹ مردم شماری میں اوسکو مسلمان لکھا جائے لیگ کے نزدیک بس وہی مسلمان ہے پھر خواہ کیسے ہی عقیدے رکھتا ہو۔ اسی بنا پر قادیانی و نیچری و دیوبندی و غیر مقلد و رافضی وہابی و بہائی و خارجی و چکڑالوی و خاکساری وغیرہم سارے کے سارے مرتدین و منکرین ضروریات دین لیگ کے مذہب میں سب مسلمان ہیں ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ تو اب حضرات خلفائے راشدین ثلثہ سیدنا ابو بکر صدیق اکبر وسیدنا عمر فاروق اعظم و سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے علی الاعلان تبرا کرنے اونکی پاک مبارک شانوں میں کھلم کھلا گالیاں بکنے کو روافض معاذ اللہ اپنا مذہبی حق بتائینگے (جیسا کہ لکھنؤ میں مشاہدہ ہورہا ہے) اور حضرات اہل بیت کرام سیدنا مولیٰ علی مشکلکشا و سیدنا امام حسن مجتبیٰ و سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کھلم کھلا تبرا و بیزاری کرنے اونکی رفیع و بلند سرکاروں میں علی الاعلان گالیاں بکنے کو خوارج معاذ اللہ اپنا مذہبی حق ٹھہرائینگے۔ قادیانی کہینگے کہ متنبی قادیان مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت و رسالت کی تبلیغ کرنا ہمارا مذہبی حق ہے۔ دیوبندی اوچھلینگے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم مبارک کو شیطان و ملک الموت کے علم سے کم مشہور کرنا اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کے علم غیب کے مثل شائع کرنا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد جدید نبیوں کی پیدائش کے جائز ہونے کی اشاعت کرنا اور اس بات کی تبلیغ کرنا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے چوری کرسکتا ہے شراب پی سکتا ہے

ظلم کر سکتا ہے۔ جاہل ہو سکتا ہے اور اس امر کا فتویٰ دینا کہ وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے،
یعنی یہ بات ٹھیک ہو گئی کہ خدا جھوٹ بول چکا یہ سب ہمارا مذہبی حق ہے۔ غیر مقلدین ابھرینگے
کہ اس امر کی تبلیغ کرنا ہمارا مذہبی حق ہے حنفی شافعی مالکی حنبلی چاروں مذہبوں کے مقلدین سب کے سب کافر و
مشرک ہیں۔ نیچری کو دینگے کہ پیر نیچر سید احمد خان کولی علیگڈھی نے جو کچھ اپنی "تفسیر القرآن"
میں لکھا ہے کہ پیغمبروں نے اپنی اُمتوں کے سامنے جو کلام الٰہی پیش کیا وہ کلام الٰہی ہرگز نہ تھا
بلکہ وہ سب اونھیں پیغمبروں کے دلوں کے خیالات تھے جو فوارے کے پانی کی طرح اونھیں کے قلوب
سے جوش مار کر نکلے اور پھر اونھیں کے دلوں پر نازل ہو گئے۔ جبرئیل کسی ہستی کا نام نہیں۔ فرشتوں کا
کوئی وجود نہیں بلکہ جیسے پاگل اپنی دماغی بیماری کے سبب یہ سمجھتا ہے کہ میرے پاس کوئی کھڑا ہوا مجھ سے
باتیں کر رہا ہے اور حقیقت میں وہاں کسی کا وجود نہیں ہوتا وہ سب اوسی پاگل کے خیالات ہیں۔
اسی طرح لوگوں کی روحانی تربیت میں مصروف ہونے کے سبب پیغمبر بھی یہ سمجھتا ہے کہ میرے پاس جبرئیل
خدا کا یہ کلام لائے۔ فرشتوں نے مجھے خدا کا یہ پیغام پہنچایا۔ اور درحقیقت نہ جبرئیل کا وجود ہے
نہ کسی اور فرشتے کا۔ بلکہ وہ سب اوسی پیغمبر کے دل کے خیالات ہیں جو پیغمبر کو فرشتوں کی شکل میں
دکھائی دیتے ہیں۔ جنت و دوزخ کے ثواب وعذاب کی تفصیلات جو قرآن عظیم و حدیث کریم میں بیان
کی گئی ہیں وہ سب غلط ہیں۔ جنت و دوزخ کی حقیقت محض روحانی مسرت روحانی صدمے کے سوا
اور کچھ نہیں۔ انبیا و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کے جملہ معجزات جو موجودہ زمانے کی سائنس کے
خلاف ہیں سب جھوٹے ہیں۔ ان تمام عقائد کفریۂ نیچریہ کی تبلیغ واشاعت کرنا ہمارا مذہبی حق
ہے۔ خاکساری کہیں گے کہ عنایت اللہ مشرقی نے اپنی ناپاک ملعون کتاب "تذکرہ" میں جو کچھ کفر و
ارتداد بکا ہے کہ اسلام کسی دین و مذہب کا نام نہیں۔ اسلام صرف اسی کا نام ہے کہ دنیا میں سلطنت
حاصل کی جائے۔ جو قوم جس وقت دنیا میں حکمران ہو بس اوس وقت وہی قوم مسلم و مومن ہے
خواہ وہ ہندو ہو یا نصرانی یا یہودی یا پارسی یا دہری۔ اور چونکہ دنیا کے اکثر حصوں پر اس وقت
یورپ کے نصاریٰ کی سلطنت ہے لہٰذا اس وقت یہ یوروپین لوگ ہی مسلمان و اہل ایمان ہیں۔ یہی
اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اور اوسکے نائب ہیں۔ اکثر فرشتے انگریزوں کو سجدہ کرتے ہیں۔ ان تمام
عقائد کفریہ خاکساریہ کی اشاعت و تبلیغ کرنا ہمارا مذہبی حق ہے۔ چکڑالوی پکارینگے کہ جو
عقائد میرے فرقے کے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بس صرف ایک پوسٹمین کے

Marfat.com

برابر ہیں جس نے اللہ تعالیٰ کا پیغام بندوں کو پہنچا دیا۔اب ہماری نجات کے لیے بس یہی کافی ہے کہ قرآن عظیم جس طرح ہماری سمجھ میں آئے صرف اسی پر عمل کریں۔ تمام احادیث نبویہ ردی کی ٹوکری میں پھینکدینے کے قابل ہیں۔ اِن تمام عقائد کفریہ چکڑالویہ کی تبلیغ کرنا ہمارا مذہبی حق ہے۔ بابی اور بہائی چیخینگے اور چلائینگے کہ جو عقائد ہمارے گروہ کے ہیں کہ باب اللہ ایرانی خدا کا اوتار تھا۔ بہاؤاللہ ایرانی پیغمبر اور رسول تھا۔ اونکی کتاب جس کا نام "مقدس" ہے وہ کلام الٰہی ہے۔ "کتاب مقدس" نے قرآن عظیم کو منسوخ کر دیا۔ اور بابیت وبہائیت نے دین اسلام کے احکام کو منسوخ کر دیا۔ اِن تمام عقائد کفریہ بابیہ وبہائیہ کی اشاعت وتبلیغ کرنا ہمارا مذہبی حق ہے۔ تو مسلم لیگ کا یہ مقصد ظاہر ہوا کہ مسلمانوں کی جانی ومالی قربانیوں سے جب اوسے جمہوری حکومت حاصل ہوجائیگی تو وہ اِن عقائد کفریہ دیوبندیہ وغیر مقلدیہ وقادیانیہ ونیچریہ وخاکساریہ وچکڑالویہ ورافضیہ وخارجیہ ووہابیہ وبہائیہ کی اشاعت وتبلیغ کو ترقی دیگی۔ اور اس تبلیغ کفریات کی حفاظت کریگی والعیاذ باللہ رب العلمین۔ قرآن عظیم فرماتا ہے۔ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۙ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَھُمْ حَتّٰي يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ڮ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُھُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَۨا ۝ یعنی اے محبوب منافقوں کو خوشخبری دیدو کہ اونکے لیۓ دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کے سوا کافروں کو دوست بناتے ہیں۔ کیا اونکے پاس عزت ڈھونڈھتے ہیں تو بیشک ساری عزت تو اللہ ہی کے لیے ہے اور بیشک تمپر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ حکم نازل فرما دیا ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیتوں کے ساتھ کفر کیا جارہا ہے اور اونکے ساتھ ٹھٹھا کیا جاتا ہے تو تم اون لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو یہاں تک کہ وہ لوگ کسی اور بات میں مشغول ہوجائیں اگر تم نے اس حکم پر عمل نہ کیا تو بیشک اوسوقت تم بھی اونھیں کے مثل ہو۔ بیشک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے۔ ملاحظہ ہو جو لوگ کفریات بکنے والوں کے ساتھ بیٹھیں اور بغیر کسی عذر ومجبوری شرعی کے کلمات کفر سنکر اونپر خاموشی اختیار کریں اونکو بھی اللہ عزوجل نے کفر بکنے والوں ہی کیطرح کافر بتایا۔ تو لیگ کی جو حکومت جمہوریہ اِن کفریات ملعونہ

کی تبلیغ واشاعت کو ترقی دیگی تبلیغ کفر وشرک کی حفاظت کریگی وہ اسلامی حکومت ہوگی یا کفری سلطنت والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اگر کوئی لیگی لیڈر اس عبارت کی یوں تاویل کرے کہ مسلمانوں کے مذہبی حقوق ومفاد سے صرف وہی حقوق ومفاد مراد ہیں جن کی کفار مجاہرین مجوس وہنود و نصاریٰ ویہود مخالفت کرتے ہیں۔ لیگ اپنی حکومت جمہوریہ کے دَور میں مسلمانوں کے صرف ایسے ہی حقوق ومفاد کو ترقی دے گی اور فقط ایسے ہی حقوق ومفاد مسلمین کی حفاظت کرے گی جو ہندوؤں مجوسیوں یہودیوں نصرانیوں کے مخالف ہوں گے۔ **تو اب** سوال یہ ہے کہ یہ کفار ومرتدین جو لیگ کے نزدیک ہندوستانی مسلمانوں میں شامل ہیں جب حکومت جمہوریہ لیگیہ سے اپنے اپنے مذہبی حقوق کفریہ کا مطالبہ کرینگے تو لیگ اوسوقت کیا فیصلہ دے گی۔ تین ہی صورتیں ممکن ہیں۔ یا تو بعض فرقوں کو اونکے عقائد مخصوصہ کی تبلیغ واشاعت کی اجازت دیگی اور بعض فرقوں کو اونکی تبلیغ مذہبی سے روک دیگی یا سب کو اجازت دیگی۔ یا سب کو ممانعت کردے گی شق اوّل میں ترجیح بلامرجح لازم آئیگی۔ جب لیگ کے نزدیک تمام کلمہ گو فرقے سب کے سب مسلمان ہیں تو بعض کو اجازت دینا بعض کو منع کرنا کیا معنے رکھیگا۔ شق ثانی میں کفریات وشرکیات والحادیات شائع کرنے والی ہوگی۔ شق ثالث میں سُنّی مسلمانوں کو بھی اونکے اون تمام عقائد حقہ ضروریہ دینیہ کی اشاعت وتبلیغ سے روک دیگی جو کسی بدمذہب کلمہ گو فرقے کے عقائد کفریہ کے منافی ومخالف ہوں گے۔ تو مسلمانان اہلسنت کو اونکے ایمانیات ومعتقدات حقہ کی اشاعت واعلان سے روکنے والی ٹھہرے گی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ یعنی اور کافروں نے مسلمانوں سے یہی بات تو ناپسند کی کہ عزت والے ستودہ اللہ پر ایمان لائیں جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔ اور اللہ ہر ایک چیز پر خبردار ہے۔ آیت کریمہ نے بتادیا کہ مسلمانوں کو اونکے عقائد ایمانیہ کے اعلان سے روکنا کافروں کی شان ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

سابعاً۔ مسلم لیگ اپنا تیسرا مقصد یہ بتاتی ہے کہ دیگر اقوامِ ہند کے ساتھ مسلمانوں کے دوستانہ تعلقات اور اتحاد کو بڑھانا۔ مسلمانوں کو کافروں مشرکوں کے ساتھ دوستی رکھنا اونکے ساتھ اتحاد کرنا شرعاً حرام قطعی یقینی ہے۔ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

Marfat.com

آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ
مِنْكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ یعنے اے ایمان والو اپنے باپ دادا اور بھائیوں کو دوست مت بناؤ
اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں اور تم میں سے جو کوئی اونکے ساتھ دوستی کریگا تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ اللہ
تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَٰلِكَ
بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝
تَرَىٰ كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللَّهُ
عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ۝ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ
أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ۝ یعنی بنی اسرائیل میں سے
جن لوگوں نے کفر کیا اون پر داؤد و عیسی بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کی زبان سے لعنت
کی گئی۔ یہ اس وجہ سے کہ اونھوں نے نافرمانی کی اور وہ لوگ سرکشی کرتے تھے۔ وہ لوگ آپس
میں ایک دوسرے کو اُن بُری باتوں سے منع نہیں کرتے تھے جو اونھوں نے کیں۔ بیشک بُرا ہے
وہ کام جو وہ لوگ کرتے تھے۔ (اے محبوب) اون میں سے بہت لوگوں کو تم دیکھو گے کہ کافروں
سے دوستی کرتے ہیں۔ بیشک بُرا ہے وہ جو اونکے لیے اونکے نفسوں نے آگے بھیجا یہ کہ اللہ
نے اونپر غضب فرمایا اور وہ لوگ عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اور اگر وہ لوگ اللہ
اور نبی پر اور اوس کلام پر جو نبی کی طرف نازل کیا گیا ایمان رکھتے ہوتے تو وہ کافروں
کو دوست نہ بناتے۔ لیکن اون میں سے بہتیرے بے حکم ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا
مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ
بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ۝ یعنی اے ایمان والو غیروں کو رازدار
مت بناؤ وہ تم کو نقصان پہنچانے میں کچھ بھی کمی نہ کریں گے۔ تمھارا مصیبت میں
مبتلا ہونا اون کی دلی تمنا ہے۔ بے شک دشمنی تو اون کے مونھوں سے ظاہر ہو چکی
ہے۔ اور جس عداوت کو اون کے سینے چھپائے ہوئے ہیں وہ اور بڑی ہے۔ بیشک
ہم نے تمھارے لیے نشانیاں بیان فرما دیں اگر تم عقل رکھتے ہو۔ جیسے کفار کے ساتھ
دوستی رکھنے اون کے ساتھ اتحاد کرنے کی حرمت وناجوازی کی تفصیل دیکھنی ہو وہ

Marfat.com

حضور پرنور مرشد برحق آقائے نعمت دریائے رحمت امام اہلسنت مجدد اعظم فاضل بریلوی سیدنا اعلیٰحضرت قبلہ مولٰنا شاہ عبد المصطفےٰ محمد احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رسائل مقدسہ المحجۃ المؤتمنہ فی آیۃ الممتحنہ والطاریٔ الداریٔ لھفوات عبد الباریٔ ونابع النور علیٰ سوالات جبلفور۔ اور حضرت بابرکت تاج العلما سراج الوفاء مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی سید شاہ سیدی وسندی ومخدومی اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی مارہری دامت برکاتہم القدسیہ سجادہ نشین سرکار مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ کے رسالہ مبارکہ برکات مارہرہ و مہمانان بدایون اور فقیر کے رسالہ قہر القہار علیٰ اصول الکانگریز الکفار یا فقیر کے تازہ رسالہ مسمیٰ بنام تاریخی رازِ سیرت کمیٹی کی طرف رجوع لائے واللہ الموفق۔ اور خود یہی لیگی لیڈران اپنے اسی لیگی دَور میں پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ اسلام و مسلمین کو کانگریس کے ہاتھوں سے اس وقت جو کچھ اذیتیں مضرتیں پہنچ رہی ہیں سب اوسی خلافتی دَور کا ندھویت والے ہندو مسلم اتحاد کا نتیجہ ہیں۔ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ کے ظہور کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا اقرار کرتے ہوئے بھی اوسی قطعی حرام و مُضِر ومنافی اسلام ہندو مسلم اتحاد نامراد بدانجام کو لیگ کے مقاصد اساسیہ میں داخل کرنا کیسی شدید منافاتِ قرآن اور کتنی سخت مخالفت مَلِکِ دیّان اور کس قدر کھلی ہوئی مُشاقتِ حبیبِ رحمٰن ہے جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

ثامناً:۔ مسلم لیگ کے مقاصد اساسیہ میں جو شرعی خرابیاں ہیں یہاں تک تو اون کا مجمل بیان تھا۔ اب ملاحظہ فرمائیے کہ اِن مقاصد اساسیہ کے ماتحت لیگی لیڈران نے وہ وہ ناگفتنی باتیں بکیں اور لوگوں سے بکوائیں ایسی ایسی ناکردنی حرکات کیں اور عوام سے کرائیں جن پر شریعت مطہرہ کی زبان سے الامان الامان کی صدائیں آئیں۔ وہابیہ دیوبندیہ کا مذہبی پیشوا اشرفعلی تھانوی جس نے حفظ الایمان صفحہ ۸ پر علم غیب کی دو قسمیں کل علم غیب اور بعض علم غیب کرکے کل علم غیب کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیے نقلی وعقلی دلیلوں سے بزعم خود باطل ٹھہرا کر بعض علم غیب کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیے تسلیم کیا مگر ساتھ ہی لکھ دیا کہ

Marfat.com

اِس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع
حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔ یعنی یہ بعض علم غیب جو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو حاصل ہے اس میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں۔ ایسا علم غیب تو ہر ایک بچے ہر ایک پاگل ہر ایک جانور ہر ایک چار پایے کو بھی حاصل ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ
وہ تھانوی جس نے بڑھاپے میں ایک کمسن عورت سے شادی کی اور جب اس پر اعتراض ہوا کہ یہ تو اوس کم عمر عورت کی زندگی کو برباد کرنا ہے۔ پہلی رفیق زندگی کے موجود ہوتے ہوئے اس ضعیفی و پیری میں اس نوجوان عورت کے ساتھ شادی کی کیا حاجت تھی تو اس کے جواب کے لیے اوس نے پرچہ الامداد صفر ۱۳۳۵ھ میں ایک رسالہ
الخطوب المذیبہ للقلوب المنیبہ شائع کیا اوس میں لکھا ایک ذاکر صالح کو
مکشوف ہوا کہ احقر کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں معاً میرا ذہن اسی طرف منتقل ہوا
(کہ کمسن بی بی ملیگی) اِس مناسبت سے کہ جب حضور نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تو آپکا
سنّ شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے
کوئی بھنگی چمار بھی اپنی ماں کو خواب میں دیکھکر یہ تعبیر ہرگز نہ دیگا کہ اسی سن و سال کی بی بی مجھے مِل جائیگی۔ مگر یہ تھانوی کی غیرت ایمانی ہے کہ حضرت ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تشریف لانے کا خواب گڑھکر اوسکی تعبیر یہ دیتا ہے کہ کمسن عورت ملیگی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ اور خواب و تعبیر دونوں کے درمیان ناپاک وجہ تو دیکھیے کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے سنّ اقدس کو اپنے ہولناک بڑھاپے کے مثل ٹھہراتا ہے۔ اور حضرت سیدتنا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کم عمری کو اپنی مرغوبہ کی کمسنی و نوخیزی کی مثل بتاتا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ وہ تھانوی جس کے مُرید نے خواب میں لا الٰہ الا اللہ اشرفعلی رسول اللہ پڑھا اور جاگتے میں ہوش و حواس کے ساتھ اللّٰھم صل علیٰ سیدنا و نبینا و مولٰنا اشرفعلی پڑھتا رہا۔ اور دن بھر اسی خیال میں مبتلا رہا کہ اشرفعلی تھانوی رسول و نبی ہے۔ تھانوی نے اوسکو تو بہ و تجدید اسلام کی نصیحت کے بدلے اسی خیال پر جمے رہنے کی اوس کو تلقین کی۔ چنانچہ

رسالہ الامداد صفر ۱۳۳۶ھ کے صفحہ ۳۵ پر صاف لفظوں میں اوس مرید کو لکھا اِس
واقعے میں تسلی تھی کہ جس کی طرف رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ یعنی نہ توبہ
کی تم کو ضرورت نہ تجدید اسلام کی کچھ حاجت۔ بلکہ تم نے جو مجھ کو دن بھر نبی و رسول کہکر
میرا کلمہ اور مجھ پر درود پڑھا اِس میں اِس بات کی تسلی ہے کہ تمھارا پیر تھانوی متبع سنت ہے
پھر اس واقعے کو چھاپکر شائع کیا تاکہ اور مریدین بھی اسی راستے پر آئیں۔ جن لوگوں کو پیر
تھانوی کے متبع سنت ہونے کے متعلق تسلی حاصل کرنی ہو وہ سب کے سب لا الٰہ الا اللہ
اشرفعلی رسول اللہ اور اللّٰھم صل علیٰ سیدنا و نبینا و مولٰنا اشرفعلی کو اپنا
وظیفہ بنائیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ وہ تھانوی جو اپنے اقوال کفریہ کے سبب بحکم
فتاوائے عرب و عجم مندرجہ کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف و رسالہ مبارکہ
الصوارم الہندیہ شرعاً ایسا کافر و مرتد ہے کہ جو شخص اوسکے اقوال کفریہ پر یقینی
اطلاع پانے کے بعد بھی اوسکے کافر و مرتد ہونے میں شک رکھے وہ بھی بحکم شریعت مطہرہ
کافر و مرتد اور بے توبہ مرا تو مستحق عذاب ابد ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اوسی تھانوی
کو لیگیوں کی تقریروں تحریروں میں شیخ الاسلام تھانہ بھون کہا جاتا ہے (اخبار الامان
۵۔ اپریل ۱۹۳۸ء حکیم الامۃ لکھا جاتا ہے (اخبار الامان ۹۔ فروری ۱۹۳۹ء وغیرہ و
اخبار وحدت مورخہ ۸۔ فروری ۱۹۳۹ء) لیگ کے اجلاس میں تھانوی کا پیغام خاص احترام
و اہتمام سے لیا اور سُنا جاتا ہے (اخبار الامان ۲۸۔ دسمبر ۱۹۳۸ء وغیرہ) اوسی تھانوی کے
مرید مظہر الدین شیرکوٹی جو تھانوی کو اوسکے اون اقوال کفریہ کے باوجود اپنا مرشد اور
مقتدائے اسلام و معظم دینی مانتے تھے جو سہ شنبہ ۱۴۔ مارچ ۱۹۳۹ء کو دہلی میں قتل
کیے گئے اونکو شہید ملت کا خطاب دیا جاتا ہے (اخبار الامان ۲۸۔ مئی ۱۹۳۹ء وغیرہ)۔
لیگ کے جلسے میں حضرت مولنا اشرفعلی زندہ باد کے نعرے لگائے جاتے ہیں (اخبار الامان
۵۔ اپریل ۱۹۳۸ء) مسٹر محمد علی جناح قائد اعظم (اخبار الامان ۱۳۔ مئی ۱۹۳۹ء وغیرہ
اور سیاسی پیغمبر (اخبار حق لکھنؤ ۱۰ دسمبر ۱۹۳۸ء) اور ہندو مسلم اتحاد کے پیغمبر بنائے
جاتے ہیں (اخبار وحدت ۱۵۔ فروری ۱۹۳۸ء وغیرہ) ۱۹۲۰ء و ۱۹۲۱ء کے خلافتی
دَور گاندھویت والے اسلام کُش و ایمان سوز ہندو مسلم اتحاد کی یاد میں ترانے گائے جاتے ہیں

Marfat.com

(اخبار الامان ۵ ستمبر ۱۹۳۸ء) ہندوؤں کے ساتھ ہندوستانی یارانے برادرانے منائے جاتے ہیں (اخبار الامان ۲۸۔ اپریل ۱۹۳۸ء و ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء وغیرہ) ایسی صورت میں جو لوگ ساڑھے تیرہ سو برس والے پُرانے سچے مذہب اہلسنت پر بعون اللہ تعالیٰ و بعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ثابت و مستقیم ہیں۔ وہ اس مسلم لیگ کی شرکت و ممبری کو کیونکر روا رکھ سکتے ہیں۔ اگر مسلم لیگ فقیر جیسے ہیچ میرزا اور پُرانے زمانے کے دین اسلام و مذہب اہلسنت کے ماننے والوں کو بھی اپنے دائرۂ عمل میں شریک کرنا چاہتی ہے تو لیگی لیڈران اپنی مسلم لیگ کو شرعی خرابیوں سے جن کی اجمالی تفصیل حضرت بابرکت تاج العلماء سراج الزماں سیدی وسندی ومخدومی مولنٰا مولوی حافظ مفتی سید شاہ اولادرسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی مارہری دامت برکاتہم القدسیہ تاجدارِ سجادۂ قادریۂ برکاتیہ۔ سرکار کلاں مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ نے اپنے فتوائے مبارکہ مسمی بنام تاریخی مسلم لیگ کی زرّیں بخیہ دری میں اور فقیر نے اپنے اس فتوے میں لکھی ہے پاک کر دیں۔ مسلم لیگ کو حقیقی شرعی معنے میں سچی مسلم لیگ بنا دیں۔ پھر ہم غربائے اہلسنت بتوفیق اللہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہر طرح مسلم لیگ کی جائز و مفید خدمتگزاری کے لیے حتی الوسع حاضر ہیں۔ والموفق ھو اللہ تعالیٰ۔

تاسعاً:۔ لیگیوں کا یہ کہنا کہ لیگ کے نزدیک کفار و مشرکین سے اتحاد کا مطلب میونسپلٹی و اسمبلی میں شرکت کی طرح صرف دنیوی معاملات میں اتفاق ہے، صریح فریب دہی اور کھلی عیاری ہے۔ لیگ کے قائدِ اعظم مسٹر جناح صاحب کو علیگڈھ میونسپل بورڈ کی طرف سے سپاسنامہ پیش ہوتا ہے جسمیں لکھا جاتا ہے کہ ہندو مسلم اتحاد ہماری تمام قومی سماجی اور ملکی ترقیوں کا سنگ بنیاد ہے۔ اسکے بعد لکھا جاتا ہے کہ ہم نہایت فراخ دلی سے مسز سروجنی نائیڈو کے ان الفاظ کی تائید کرتے ہیں کہ مسٹر محمد علی جناح ہندو مسلم اتحاد کے پیغامبر ہیں (اخبار وحدت ۱۵ فروری ۱۹۳۸ء) اور لیگ کے قائدِ اعظم صاحب نے اس اڈریس کا جو جواب دیا اوسمیں اس تمام مضمون پر یہ کہکر رجسٹری کر دیتے ہیں کہ ہمیں یہ امر ہرگز فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ ہندو مسلم اتحاد کے بغیر ہندوستان کا کچھ نہ بن سکیگا (اخبار وحدت ۱۵ فروری ۱۹۳۸ء) کیا ہندوستان کے مسلمانوں کی تمام یعنی سب کی سب قومی اور جماعتی اور ملکی ترقیوں میں مسلمانوں کے پاک دین اسلام کا ذرا سا بھی دخل نہیں اور اسلام کو مسلمانوں کی

Marfat.com

ان ترقیوں سے تھوڑا سا بھی علاقہ نہیں۔ اور کیا مسلمانوں کا پاک دین اسلام ہندوستان کا کچھ بھی نہیں۔ تو لیگیوں کے قائد اعظم صاحب کو دیئے ہوئے اونکے اوس مسلم و مقبول اڈریس سے اور خود لیگ کے قائد اعظم صاحب نے جو اوسکا جواب دیا اوسکی ان تعلیمات سے صاف واضح ہوگیا کہ لیگ کے نزدیک کفار و مشرکین سے اتحاد ہندوستان کے مسلمانوں کی تمام تر سود و بہبود کا مدار اور خود مسلمانوں کے پاک دین اسلام کی بھی ترقی و بقا و حفاظت کے لیے ضروری اور لازمی درکار ہے جس کے بغیر یہاں کے مسلمان کسی قسم کی کوئی قومی جماعتی اور ملکی ترقی نہیں کر سکتے۔ اور بقول لیگیوں کے "قائد اعظم صاحب" کے ہندوستان میں مسلمانوں کے پاک دین اسلام کا بھی بغیر اوس ناپاک اتحاد کے کچھ نہ بن سکیگا۔ اور اس سے روشن ہوا کہ لیگ یہاں کے مسلمانوں کے جملہ قومی اور ملکی اور جماعتی امور اور خود مذہبی امور میں بھی اونکا کفار مشرکین کے ساتھ اتحاد چاہتی ہے۔ اور سنیے لیگی اخبار وحدت ۳۰ جنوری ۱۹۳۹ء نے لیگ کی تائید میں محمد الیاس صاحب کا ایک طویل مضمون شائع کیا جس میں مضمون نگار نے اسی ہندو مسلم اتحاد پر زور دیتے ہوئے اسے ہندوستان کی ساری سود و بہبود کا مدار کار ٹھہراتے ہوئے لکھا ہندو مسلمان کے اتحاد کا دوسرا نام ہندوستان کی آزادی ہے اس کے بعد اس امر کو ثابت کرنے کے لیے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کا مذہبی اتحاد یعنی کفر و اسلام اور شرک و توحید اور ظلمت و نور اور اندھیرے اوجالے کا باہم متحد ہو جانا بھی ممکن بلکہ واقع ہے اس طرح ناپاک و دجالی اور عیارانہ کوشش میں سر مارا کرتا تا کہ ہندوستان ایک مذہبی ملک ہے اور اسمیں بسنے والی اقوام کے سیاسی حقوق کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اونکے مذہب کا تحفظ انتہائی ضروری ہے اور اگر غور و فکر سے کام لیا جائے تو یہ شے کچھ مشکل نظر نہیں آتی اسلیے کہ اونمیں سے ایک کے مذہب کا تحفظ دوسرے کے مذہب کے لیے نقصان دہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ مثلاً یہ کہ اگر ہندوؤں کو اپنے مندروں میں بتوں کی پوجا کا قطعی حق حاصل ہے تو مسجد میں مسلمانوں کی نمازیں اس سے خراب نہیں ہو سکتیں اور مسجد میں آواز اذان مندر کے بتوں کی شکستگی دل کا باعث نہیں بن سکتی۔ تو پھر یہ بےچینی کیوں۔ اس اضطراب کے کیا معنے۔ اگر ہم تھوڑی سی سنجیدگی سے کام لیں تو اسکا راز آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہم ایک دوسرے پر اعتماد نہیں کرتے۔ اور ہمارے اندر رواداری کا زبردست فقدان ہے۔ اور وہ تمام مصائب جن سے آج ہمارا ملک دوچار ہے اسی تنگ نظری کا نتیجہ ہیں۔ کیا اب بھی کوئی شبہہ رہگیا کہ کفار و مشرکین کے ساتھ اتحاد سے لیگ اور لیگیوں کی مراد مسلمانوں کا کفار

Marfat.com

ومشرکین کے ساتھ بالکل گھل مل کر ایک ہو جانا اور خالص مذہبی امور تک میں اتحاد ہے جسکے ممکن اور واقع بنانے کے لیے کیسی ناپاک دجالی سے ہندو دھرم اور مسلمانوں کے پاک دین اسلام کی بعض ایسی باتوں کی مثالیں پیش کرکے جو نظرِ عوام میں بظاہر بیک وقت جمع ہو سکتی ہیں ہندو دھرم اور اسلام دونوں کے باہم کلیۃً اور مطلقاً متحد ہو سکنے اور متحد رہ سکنے پر استدلال کیا جاتا ہے۔ لیگی اتحادی صاحب کی پیش کردہ مثالوں میں بھی واقعات اور شرعی اسلامی احکام کے مدِنظر جیسا کچھ ہندو مسلم اتحاد ہو سکتا ہے وہ اگر لیگی اتحادی صاحب کو نہ سوجھا تھا تو کیا انہیں یہ بھی نہ سوجھا کہ اسلام صرف اتنی ہی بات کا نام نہیں کہ مسجد میں اذان دیکر نماز پڑھ لی جائے۔ ہندو دھرم فقط اسی میں منحصر نہیں کہ مندروں میں بتوں کی پوجا کر لی جائے۔ بلکہ دونوں میں اور بھی بہت سے ایسے شعائر و مراسم و احکام ہیں جو نظرِ عوام میں بھی کسی طرح ایک جگہ ایک وقت میں جمع نہیں ہو سکتے۔ مثلاً ذبح و قربانی گاؤ کو اسلام تو اسے اپنا شعار مانتا ہے۔ بخلاف اسکے گائے کے پوجاری مشرکینِ ہند اسکا قطعاً انسدادِ کلی چاہتے اور گائے کی قربانی گائے ذبیحے کے بالکل روک دینے کو اپنا ضروری مذہبی حکم محکم مانتے اور ذبح و قربانی گاؤ کو اپنے دھرم کی ایسی شدید نجگشا سمجھتے ہیں جسکے غیظ و غضب کی اندھا دھند میں وہ ... کیا کیا کچھ ظلم و ستم غریب بیقصور مسلمانوں کے جان و مال عزت و ناموس مساجد و قرآن پر کر چکے اور کرتے رہتے ہیں۔ خود اسلام کے بنیادی عقیدہ توحید کی تبلیغ و اشاعت کو مسلمان اپنا قطعی یقینی دینی ایمانی ضروری لازمی فرض اہم جانتے ہیں۔ اور ہندو دھرم کے بنیادی عقیدۂ بت پرستی کے پرچار کو مشرکین و کفار اپنے دھرم کا نہایت ضروری فرض سمجھتے ہیں۔ اب پوچھیے لیگی اتحادی صاحب کہ توحید و بت پرستی کا اتحاد کیونکر ہو سکتا ہے۔ اور ان دونوں کی تبلیغ و اشاعت ترقی و حفاظت بغیر ایک دوسرے کے باہمی تصادم کے کیونکر ہو سکتی ہے۔ یہ تو ایک ضمنی بحث تھی۔ یہاں دکھانا یہ ہے کہ کفار و مشرکین کے ساتھ اتحاد سے لیگ کی مراد سراپا فساد وہی ہے جو باعتبارِ لغت ان الفاظ کے حقیقی معنے ہیں۔ یعنی مسلمانوں اور کفار و مشرکین کا باہم گھل مل کر بالکل ایک ہو جانا نہ یہ کہ صرف بعض دنیوی معاملات اسمبلی اور میونسپلٹی کی ممبری میں اتفاق و اشتراک عمل کرنا۔ خود لیگ کے ایک خون گرم حامی و داعی اخبار الامان دہلی ۵ ستمبر ۱۹۳۸ء نے ایک لیگی شاعر صاحب کی نظم گزرے ہوئے زمانے کی یاد شائع کی جس میں لیگی شاعر صاحب فرماتے ہیں

بھائی بھائی جب تھے سب حبِّ وطن کے جوش سے ؏ میری آنکھوں کو ابھی تک وہ زمانہ یاد ہے

دل ہے مضطر پھر اوسی رَبطِ محبت کے لیے ؛ مجھ کو شیخ و برہمن کا دوستانہ یاد ہے ؛

رنگ لا کر ہی رہیگا ایک دن میرا جنون ؛ واپس آجائے گا جو گزرا زمانہ یاد ہے ؛

ہو گئے سرشار اُخوّت جس سے سب اہل وطن ؛ مجھکو خادم وہ محبت کا ترانہ یاد ہے ؛

اور اس سے بڑھ کر یہ کہ لیگیوں کے ایک بڑے بھاری بھرکم لیڈر آنجہانی بابائے خلافت جنکے مرنے پر اونکے ایک اتحادی مشرک بھائی نے اونکی نسبت لکھا کہ وہ ہندو مسلم اتحاد کے پیغمبر تھے (اور لیگ کے خون گرم حامی اور اِن بابائے خلافت کے مدح سرا اخبار وحدت دہلی نے اپنے ۳۰ نومبر ۱۹۳۶ء کے پرچے میں اِس اسلام کُش و ایمان سوز خطاب کو اِن بابائے خلافت کے لیے "خراج عقیدت" کے ذیل میں شائع کیا۔ یہی بابائے خلافت کہتے ہیں کہ ہم یہی چاہتے ہیں کہ ہم اِن پُرجوش ایام میں (یعنی آجکل جبکہ خود لیگی لیڈران چیخ رہے ہیں کہ تمام ہندو مسلمانوں کو سرے سے فنا کر دینے کے درپے ہیں) ٹھنڈے دل و دماغ سے کام لیں اور پھر وہی اسپرٹ پیدا کرنے کی کوشش کریں جو ۱۹۲۰ء میں ہم نے بہار میں دیکھی کیونکہ ہندو مسلمان حقیقۃً بھائی بھائی کی طرح رہے تھے (اخبار الامان ۲۸۔ اپریل ۱۹۳۶ء) نیز یہی بابائے خلافت کہتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ ۱۹۲۰ء و ۱۹۲۱ء کا سا دور شروع ہو اور ہندو مسلمان آپس میں ملکر کام کریں (اخبار الامان ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء) کیا اب بھی کوئی شبہہ رہگیا کہ یہ لیگی اپنے ماضی کی طرح اپنے حال و استقبال میں بھی اپنے آقاؤں مشرکین و کفار کے ساتھ وہی ناپاک و نامراد اتحاد و انقیاد و محبت و وِداد منانے کے لیے بیتاب ہیں جسکی اندھا دھند میں کل اپنے خلافتی دَورِ گاندھویت میں وہ کونسی ایمان فروشی اور مسلم کشی اور اسلام سوزی تھی جو آجکل کے اِن لیگیوں اور کل کے لیگیوں اور خلافتیوں دونوں نے چھوڑ رکھی۔ اور وہ کونسے مشرکانہ اور کافرانہ نام اور کام تھے جو انھوں نے اوٹھا رکھے تھے۔ یہ لیگی لیڈران قطعاً یہی چاہتے ہیں کہ وہی نامراد اتحاد جو کل انھوں نے خلافتی دَورِ گاندھویت میں اپنے اتحادی بھائیوں مشرکین و کفار سے منایا تھا اوسی کو آج بھی بروے کار لائیں۔ یہی مضمون یہ لیگی لیڈران صاف صاف کہتے ہیں۔ اِسی کا نام لے لے کر یہ روتے دھوتے چیختے چلاتے ہیں۔ پھر کیا کل کے خلافتی دَورِ گاندھویت میں اِن کا مشرکین و کفار سے ناپاک اتحاد صرف میونسپلٹی اور اسمبلی کی ممبری تک محدود تھا۔ حاشا و کلا۔ بلکہ اوس وقت تو یہ اپنے افعال و

Marfat.com

اقوال وگفتار وکردار تمام وکمال حال وقال سب میں اسی کے کوشاں تھے کہ اپنے کافر مشرک بھائیوں سے اپنا دلی اتحاد، قلبی محبت و وداد پورا کر دکھائیں۔ جبکی اندھا دھند میں اللہ واحد قہار جل جلالہ کی پاک عبادتگاہوں مساجد کے اندر کفار و مشرکین کے ماتم اور سوگ انھوں نے منائے۔ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعائیں انھوں نے کیں۔ کفار کے مشرکانہ تیوہاروں میں شریک ہوکر سنکھ انھوں نے بجائے۔ اونکے بتوں پر پھول انھوں نے چڑھائے۔ قشقے انھوں نے لگوائے اونکی رامائن کو سنگھاسن میں رکھ کر اور پھول سے سجا کر بھجن گاتے ڈھول جھانجھ بجاتے مندر میں لیجا کر رکھکر اوسکی پوجا انھوں نے کرائی۔ مشرکین کی جے انھوں نے پکاری۔ اور جانے کیا کیا اونکی مدح و ستائش کر ڈالی۔ یہاں تک کہ مشرک کو بالقوہ نبی اور مذکر مبعوث من اللہ تک یہ کہہ گئے اور انکے ایک بڑے بھاری بھرکم لیڈر لیگ کے بڑے موٹے تازے حامی وداعی وساعی آنجہانی باباے خلافت جنکی وہ تصریح ابھی حال کے لیگی دور کی اوپر گزری کہ میں چاہتا ہوں کہ سنہ ۱۹۲۰ء و سنہ ۱۹۲۱ء کا سا دور شروع ہو اونھیں باباے خلافت نے جلسہ خلافت کمیٹی الہ آباد ۲ جون سنہ ۱۹۲۰ء میں یہ صاف تصریح کی کہ الہ آباد میں ایک ایسا فیصلہ صادر کیا گیا ہے جو ایثار و رفاقت کی اسپرٹ کو انشاء اللہ ترقی دے گا بلکہ ایک نئے مذہب کو جو ہندو مسلمانوں کا امتیاز موقوف کرتا ہے اور پریاگ یا سنگم کو ایک مقدس علامت ٹھہراتا ہے (تحقیقات قادریہ بحوالہ اخبار ہمدم لکھنؤ ۸ جون سنہ ۱۹۲۰ء) اب ان بڑے بھاری بھرکم موٹے تازے لیگی آنجہانی لیڈر باباے خلافت کی اس سنہ ۱۹۲۰ء کی امداد پر گزری ہوئی سنہ ۱۹۳۸ء کی تصریحات کو ملا کر پڑھیے۔ کیا اب بھی کوئی شبہ باقی رہ جاتا ہے کہ لیگی لیڈران صرف یہی نہیں چاہتے کہ مسلمانوں کا صرف ملکی اور قومی اور جماعتی معاملات میں کفار و مشرکین کے ساتھ اتحاد ہو جائے بلکہ خاص دین و مذہب میں بھی مسلمانوں کا کفار و مشرکین کے ساتھ مکمل بلکہ بالکل ایک اور قطعاً متحد ہو جانا ان لیگی لیڈران کا مقصد ہے۔ بلکہ یہ تو ایک ایسا نیا مذہب گڑھنا چاہتے ہیں جو ہندو مسلمان اور مشرک و موحد کا امتیاز قطعاً موقوف کر کے بتوں کے معبد مشرکین کے تیرتھ پریاگ و سنگم کو بھی مسلمانوں کے لیے مقدس علامت بنا دے۔ اسی لیے تو لیگی لیڈران کی مراد اس نامراد اتحاد پر سچے مسلمانان اہلسنت رد و طرد کرتے ہیں کہ وہ اونکے پاک دین اسلام کو سرے سے معدوم کر کے لیگیوں کے ایک گڑھے ہوئے باطل مذہب کو جاری کرنا چاہتا ہے۔ اور بفرض غلط

وباطل اگر کفار و مشرکین کے ساتھ اس اتحاد سے لیگ کی مُراد صرف بعض دنیوی معاملات میں اتفاق واشتراکِ عمل ہی ہو جیسے میونسپلٹی اور اسمبلی وغیرہ میں ہوا کرتا ہے۔ جب بھی اول تو یہ لیگی لیڈران صاف مکمل طور پر یہ واضح کر دیں کہ وہ کون کون سے دنیوی معاملات ہیں۔ اور اون میں مشرکین و کفار کے ساتھ مسلمانوں کا کیسا اور کیا اتفاق چاہیے ہیں۔ تاکہ شرعی نقطۂ نظر سے دیکھکر بتایا جاسکے کہ شریعت مطہرہ اون دنیوی معاملات میں اوس اتفاق پر کیا حکم دیتی ہے۔ بحالیکہ یہ پہلے سے واضح ہے کہ مسلمانوں کی دنیا اونکے دین سے باہر نہیں۔ اور مسلمانوں کا دین اور اونکی شریعت اونکی دنیا پر بھی حاکم ہے۔ دوسرے یہ کہ میونسپلٹی و اسمبلی وغیرہ کی ممبری میں شرکت کی جو مثال اِسوقت اِن لیگیوں نے پیش کی اِسمیں کفار و مشرکین کے ساتھ مسلمانوں کے اتحاد کی بحالاتِ موجودہ کیا اس سے کم اور کوئی بھی صورت ہو سکتی ہے کہ مشرکین و کفار کو اِن اِدارات حکومت میں کچھ نہ کچھ خودسری واقتدار ضرور حاصل ہو جو ہندوستان کے بیشتر صوبوں میں تناسبِ آبادی وغیرہ کے لحاظ سے یقیناً قطعاً غیر مسلموں کافروں اور مشرکوں کی غالب اکثریت کی بنا پر کفار و مشرکین ہی کی حکومت کی صورت میں ہوگا۔ تو کونسی شریعت اور کس اسلام و قرآن نے لیگ کو اجازت دی ہے کہ دین و اسلام کے نام پر ناواقف عوام اہلِ اسلام سے اونکی مالی اور جانی قربانیاں اِس لیے پیش کرائے کہ ملک کی حکومت میں کفار و مشرکین کو حصہ اور ملک کے بیشتر حصوں میں غالب ترین حصہ ملے۔ اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے تو مسلمانوں کی جانی ومالی قربانیوں کا مقصد یہی بتایا کہ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ۔ فتنہ یعنی کفر و شرک قطعاً باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ واحدِ قہار ہی کے لیے ہو جائے۔ عالم میں ایک ہی دینِ اسلام کی حکومت کا دَوْر دَوْرَہ ہو۔ صرف اوسی پاک دینِ اسلام وسنت ہی کے فدائیوں کا سکہ چلے۔ تو تاویل کرنیوالوں کھا بھی اور کال بھی نہ کٹا۔ یعنی کفار و مشرکین کے ساتھ اپنے نامرادِ اتحاد سے اپنی مراد کی بےثبوت وبےثبات تاویل بھی گڑھی مگر وہ بھی خود اونھیں پر اُوندھی رہی۔ رہا بعض لیگیوں کا یہ مغالطہ کہ ہم مسٹر جناح کو صرف اِسی قدر مانتے ہیں جیسے مقدمے میں کسی کا فربیرسٹر کو بھی کبھی مقرر کرلیا جاتا ہے تو لیگی حضرات بتائیں کہ کیا کسی بڑے سے بڑے کافر بیرسٹر کے ایسے دھوم دھڑکے سے عظمت و شان ظاہر کرنے والے جلوس بھی لیگی لیڈران نے کبھی نکالے۔ جیسے لکھنؤ۔ دہلی۔ کراچی۔ پٹنہ وغیرہا مقامات

Marfat.com

ہیں اپنے قائدِ اعظم صاحب کے نکالے۔ کیا کبھی کسی کافر بیرسٹر کو بھی ایسے تعظیم و احترام و اعزاز و اکرام
کے مُنظہر سپاسنامے پیش کیے جیسے لیگ نے قائدِ اعظم صاحب کو غازی آباد۔ علیگڈھ وغیرہ مقامات میں پیش
کیے۔ کیا کبھی کسی کافر بیرسٹر کو اپنے مقدمے میں مقرر کرنے اور اوسکے سمجھانے بجھانے کے لیے اوس کے
پاس جانے کو یوں شائع کیا کہ اوس سے ہدایات و نصائح حاصل کرنے کے لیے ہمنے اوسکی بارگاہ میں
باریابی اور شرف اندوزی حاصل کی۔ جیسا لیگ کے بڑے بڑے جُبّائی قُبّائی مولانا صاحبان کی
نسبت لیگی اخبار وحدت ۴۔ اگست ۱۹۳۸ء کی رپورٹ میں شائع کیا گیا۔ رپورٹ مذکور میں ہے
اراکین مسلم لیگ بدایوں کے وفد نے جو حضرت الحاج مولانا عبدالحامد صاحب عثمانی و مولوی حکیم
فضل الرحمٰن صاحب سکریٹری مسلم لیگ بدایون و مولانا خواجہ غلام نظام الدین صاحب و مولانا عبدالصمد
صاحب و مولانا غلام مصطفےٰ صاحب پر مشتمل تھا۔ قائدِ اعظم سے اونکی قیام گاہ پر باریابی حاصل کی
وفد نے مختلف مسائل پر قائدِ ملت سے ہدایات و نصائح حاصل کیں۔ اور ضروری معلومات بہم پہنچائیں
حکیم فضل الرحمٰن صاحب سکریٹری مسلم لیگ بدایون نے قائدِ ملت کو بدایون تشریف آوری کی دعوت
دی جو الحمدللہ کہ منظور فرمالی گئی۔ حضرت مولٰنا الحاج محمد منظہر الدین صاحب ورکنگ۔ سکریٹری
مرکزی جمعیت علمائے ہند اس وفد کی رہنمائی فرمارہے تھے۔ اور اراکین وفد آپ کے بیحد مشکور ہیں
کہ آپ نے اون کے لیے تمام آسانیاں بہم پہنچائیں۔ کیا کسی کافر بیرسٹر کے لیے بھی کبھی ایسے تعظیم و
احترام کے الفاظ و القاب و خطابات پر مشتمل خطبے پڑھے اور ترانے گائے جیسے اپنے قائدِ اعظم کیلیے
لیگی لیڈر ترانے پڑھے اور گائے۔ جن سے لیگی اخبار وحدت و الامان وغیرہ بھرے پڑے ہیں۔ محبوب رہنما
ہندو مسلم اتحاد کے پیغامبر۔ مسلمانوں کے واحد نمائندے (اخبار
وحدت ۱۶ر فروری ۱۹۳۸ء) قائدِ اعظم۔ قائدِ ملت (اخبار وحدت ۴۔ اگست ۱۹۳۸ء) مسلمانوں
کے سیاسی پیغمبر (اخبار حق لکھنؤ ۱۷۔ دسمبر ۱۹۳۸ء) ایسا رہبر جسکی قابلیت و اعتماد پر تمام دنیا بھر و سا
کرسکتی ہے (تقریر منظہر الدین مندرج اخبار وحدت ۱۶۔ فروری ۱۹۳۸ء) رہبرِ اعظم۔ بصد ادب و
احترام جناب والا کی تشریف آوری پر خوش آمدید۔ رہنمائے محترم۔ مخدومنا۔ ذاتِ گرامی۔ ہندی
مسلمانوں کا بے تاج بادشاہ۔ جناب کرم۔ گرامی جناب۔ جناب معظم۔ تم سلامت رہو ہزار برس کیو
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار (اخبار وحدت مذکور) ہمارے ممتاز لیڈر (اخبار الامان ۹
مئی ۱۹۳۹ء) مسلم ہے تیرا غمخوار جناح رہبر ہے تیرا سردار جناح (اخبار الامان ۲۵ر مئی ۱۹۳۹ء)

پورے کوڑی بھر یہ مدائح اور مناقب تو ایک سرسری نظر ڈالنے سے لیگی اخبارات کے پانچ پرچوں میں سامنے آئے۔ اور اون میں بھی ابھی اور ہیں جو بنظرِ اختصار چھوڑ دیے گئے۔ کیا کسی کافر بیرسٹر کو بھی اوسکے ساتھ اظہارِ عقیدت و احترام میں ایسے ہانے زر پیش کیے جاتے ہیں جیسے لیگی لیڈران نے اپنے قائدِ اعظم صاحب کو پیش کیے (اخبار وحدت ۱۶۔ فروری ۱۹۳۸ء) پھر بڑے سے بڑا بیرسٹر ہو وہ رجوع کردہ مقدمے میں اپنے مؤکل سے ہدایات اور معلومات حاصل کرتا ہے۔ اوسکا کام صرف اتنا ہوتا ہے کہ اوسکا مقرر کرنے والا جو کچھ اپنا مقصد اوسے بتائے اگرچہ وہ جائز ہو یا ناجائز صحیح ہو یا غلط اوسے قانونی شکل دیکر جو پہلو اوسکے مؤکل کو مطلوب ہو اوسی کے موافق مضبوطی کے ساتھ حاکم کے سامنے پیش کردے۔ مگر لیگ کے قائدِ اعظم صاحب اپنے اون اتباع سے جو اُنکو اپنا مقرر کیا ہوا بیرسٹر بتاتے ہیں ہدایات و احکام حاصل نہیں کرتے بلکہ خود اون کو اور اون میں کے بھی بڑے بڑے جُبّائیوں قُبّائیوں کو ہدایات و احکام دیتے ہیں۔ تو کیسے مان لیا جائے کہ لیگی لیڈران کے نزدیک اونکے قائدِ اعظم صاحب کی حیثیت بس اتنی ہی ہے جتنی چند روپہلی ٹکلیوں کے عوض اپنے مقرر کیے ہوئے ایک اجیر بیرسٹر کی۔ سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب کی سی باعتبار وجاہتِ دنیا نمایاں ہستی نے تمام مسلمانانِ ہند کے اہم مسائل حاضرہ میں کونسے کافر بیرسٹر کے اتباع اور اوسکی تقلید کے متعلق کہا ہے کہ اِن حالات میں مسلمان کیا کریں اسکا جواب واضح طور پر ہمارے ممتاز لیڈر مسٹر محمد علی جناح نے دیدیا ہے (اخبار الامان ۹ مئی ۱۹۳۹ء) اور پھر سب سے آخر میں یہ کہ اگر لیگی لیڈران سچے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکا دینا نہیں چاہتے تو وہ ظفر علی خان نواب اسمٰعیل خان، سر سکندر حیات خان۔ مسٹر فضل الحق۔ مولوی عبد الحامد، مولوی قطب الدین عبد الوالی صاحبان وغیرہم ذمہ دار لیگیوں سے ہمیں اسکی تحریر لے دیں کہ لیگی لیڈران مسٹر جناح کو ایک کافر بیرسٹر سے زیادہ حیثیت نہیں دیتے تو ہم مان لینگے کہ یہ جو لیگی لیڈران نے اپنے قائدِ اعظم صاحب کو محبوب رہنما، اور قائدِ ملت اور چنیں و چناں لکھ مارا۔ اس سے لیگی لیڈران کی مُراد حقیقت میں اپنے قائدِ اعظم صاحب کی مدح و ستائش نہیں۔ بلکہ یہ سب لیگی لیڈران کی اپنے قائدِ اعظم صاحب کو فریب دہی اور اونکے ساتھ تمسخر اور استہزا اور عوام مسلمین کو دھوکا دینا اور اونکے اغوا کا وبال اپنے سر لینا تھا۔ رہا بعض لیگیوں کا یہ مغالطہ کہ ہم جو مسٹر جناح کو قائدِ اعظم کہتے ہیں اِس سے ہماری مُراد نہیں کہ وہ بہت بڑے پیشوا یا سب سے بڑے پیشوا ہیں۔ بلکہ ہمارے نزدیک اسکے

Marfat.com

معنے صرف یہ ہیں کہ بہت بڑا بیرسٹر۔ تو لیگی لیڈران بتائیں کہ وہ محض اپنی زبان ہی سے یہ کہتے ہیں یا اس معنے کا کوئی ثبوت بھی دیں گے۔ کونسی لغت میں لکھا ہے کہ قائدِ اعظم کے معنے صرف بہت بڑا بیرسٹر ہیں۔ لغت کی رو سے تو صاف طور پر اس لفظ کے معنے بڑا بھاری پیشوا اور مقتدا ہیں۔ اور قطعاً لیگیوں نے اسے ایسے ہی موقع میں استعمال کیا۔ اور اسی پر لیگیوں کے وہ برتاؤ دال ہیں جو اونھوں نے اپنے قائدِ اعظم کے ساتھ برتے اور برت رہے ہیں اور اسی کے مؤید وہ القاب و خطابات ہیں جو لیگیوں نے اور اونکے ذمہ دار لیڈروں نے مسٹر جناح کے لیے استعمال کیے اور جن میں سے متعدد اوپر گزرے۔ اگر یوہیں محض زورِ زبان سے الفاظ کے معنے بدل لیے جایا کریں تو ہرے سے لغت سے امان ہی اوٹھ جائیگی۔ جس کا جب جی چاہے گا بڑی سے بڑی مدح کے الفاظ کے معنے بڑی سے بڑی گالی قرار دے لیگا۔ اور بڑی سے بڑی گالی کو بڑی سے بڑی مدح بنا لیگا۔ پھر بفرضِ غلط ایک لفظ قائدِ اعظم کے معنے یہ صحیح بھی ہو جائیں تو ممتاز لیڈر۔ رہبرِ اعظم۔ محبوب رہنما۔ سیاسی پیغمبر وغیرہ وغیرہ کدھر جائینگے۔ اور لیگی صاحبان اس سے کیونکر پیچھا چھڑائینگے۔ اور بہت بڑا بیرسٹر تو گاندھی بھی ہے (مر سیاسیات ہند وغیرہ) تو کیا لیگی لیڈران تیار ہیں کہ اوسے بھی قائدِ اعظم و رہبرِ اعظم و سیاسی پیغمبر وغیرہ کہیں۔ اوسکی بھی ایسی ہی مدحیں، تعظیمیں، اطاعت و انقیاد کریں جس طرح وہ یہ سب کچھ مسٹر جناح کے لیے کرتے ہیں۔ نہیں تو کیوں؟ اور ہاں تو لیگیوں اور کانگریسیوں میں فرق کیا رہا۔ پھر لیگ اپنے آپ کو اسلام و مسلمین کی بڑی بھاری پشت پناہ کیوں ٹھہراتی ہے اور صرف کانگریس ہی کو مسلمانوں کا سخت ترین دشمن کیوں بتاتی ہے۔

عاشراً۔ بعض لیگی صاحبوں کو یہ کہتے سنا گیا کہ اس وقت لیگ کے مخالف کوئی فتویٰ شائع نہیں کرنا چاہیے۔ اگرچہ لیگ میں شرعی خرابیاں بہت سی ضرور موجود ہیں لیکن اسوقت فتویٰ شائع کرنے سے وہ سب سُنّی مسلمان جنکو علما پر اعتماد ہوگا وہ سب لیگ سے علیحدہ ہو جائینگے تو لیگ کو شدید کمزوری اور کانگریس کو قوت پہنچ جائے گی پھر کانگریس مسلمانوں کو پیس ڈالیگی اور ہندوستان سے مسلمان کا نام مٹا دیگی۔ لہذا فتویٰ اگرچہ یقیناً حق ہے مگر اسوقت اسے شائع نہ کیا جائے۔ ابھی تو اتفاق کامل کے ساتھ سب سُنّی مسلمانوں کو لیگ میں شامل ہو کر کانگریس اور ہندوؤں سے تو اپنے حقوق حاصل کر لینا چاہیے۔ پھر اکثریت تو سنیوں ہی کی ہے آٹھ کروڑ میں سارے بدمذہب فرقے ملکر زیادہ سے زیادہ ایک کروڑ ہونگے اور باقی سات کروڑ صرف مسلمانانِ

Marfat.com

اہلسنت ہی ہیں۔ پھر سات کروڑ کا ایک کروڑ سے اپنے حقوق حاصل کر لینا کیا دشوار ہوگا جو شرعی خرابیاں لیگ میں موجود ہیں اون سب کا اوس وقت دور کر دینا آسان ہوگا۔ اون لیگی صاحبوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس قسم کے خیالات لیگ کی شرعی خرابیوں پر اوسکو مطلع کرنے سے باز رہنے کے لیے شرعاً وجہ مؤجّہ نہیں۔ ایسی وجوہ تو ہر فتنہ پرداز پیش کرتا رہا ہے کہ میری نکالی ہوئی جس تحریک کو علماء اہلسنت فتنہ بتاکر اوسکا رد کر رہے ہیں درحقیقت اس تحریک میں اسلام و مسلمین کا نفع مضمر ہے۔ اس تحریک میں جو شرعی خرابیاں ہیں اونکو اسوقت ظاہر کرنے سے اسلام و مسلمین کو ضرر پہنچیگا یوں تو سرے سے بے دینوں بدمذہبوں پر رد و طرد کا دروازہ ہی ہمیشہ کے لیے بند کر دینا پڑے گا اس لیے کہ فتنے تو مسلسل چل رہے ہیں اور اونکے خاتمے کا وقت معلوم نہیں کب آئے یہ تمشیرات و تخویفات آج جدید نہیں بلکہ جب کبھی اہل بطالت و ضلالت نے گروہ بندی کی اور جماعت حقۂ اہلسنت نے اوسکی بطالات و ضلالات کو واضح کرتے ہوئے عوام اہلسنت کو اوس سے علیحدہ اور نفور رکھنے کی کوشش فرمائی تو ہمیشہ اہل اہوا نے اسی قسم کے شبہات واہیہ اور تشکیکات رکیکہ کے جال میں مسلمانوں کی مسلمانی پھانسنے کی کوشش کی۔ اور طرح طرح کے سبز باغ دکھاکر اپنا کام نکالا۔ جب سُنّی مسلمانوں کی قوت کو توڑ کر اپنی قوتیں بنالیں تو تمام دل خوش کن وعدوں اور سُنہرے مژدوں کو بالائے طاق رکھکر اپنی من مانی کارروائیاں شروع کر دیں۔ یاد کرو کہ جب علیگڈھ کو نیچر گڈھ بنایا جارہا تھا اور علمائے کرام اہلسنت نے احکام ربانی و ارشاداتِ قرآنی کی مبارک روشنی میں اوسکا رد فرمایا تو نیاچرہ کی طرف سے وہ ہوائی قلعے بنائے گئے تھے کہ الامان الامان۔ کہتے تھے کہ ہندوؤں پر حکومت کو اعتماد حاصل ہوچکا ہے اور اگر آج مسلمانوں نے اپنی قوتیں جمع نہیں کیں تو ہندو اونھیں پیس ڈالیں گے۔ مسلمانوں کو مغربی تعلیم اور یورپین سائنس حاصل کرنا ضروری ہے تاکہ وہ ہمسایہ قوم کا مقابلہ کرکے حکومت کو اپنے اوپر اعتماد دلاسکیں۔ لہذا آج باہمی تفرقے کو نظر انداز کرکے یہ چیز حاصل کرلو۔ پھر اکثریت تو تمہاری ہی ہے۔ اِن فرقِ ضالہ سے نوالہ چھین لینا کون بڑی بات ہے۔ یہ وہ گہرا جال تھا جس میں بے سمجھ مسلمان پھنس گئے۔ اور نام نہاد موعود ترقی کا سنہرا خواب دیکھکر نقد گمراہی مول لے لی نتیجہ دیکھتی آنکھوں کے سامنے ہے کہ جب اُنھوں نے مسلمانوں کی جیبوں پر ڈاکے ڈال کر اونکے ایمان خرید کر اپنا اُلّو سیدھا کرلیا۔ تو غریب سُنّی مسلمانوں کو دودھ کی مکھی کیطرح نکالکر پھینکدیا

Marfat.com

اور آج علیگڈھ کھلم کھلا نیچریت اور لامذہبیت کی تبلیغ کر رہا ہے۔ مگر کسی سے اوسکا کچھ نہیں ہوسکتا۔ مسلمانوں کے بچے گمراہ بددین بلکہ بے دین ہوکر نکل رہے ہیں۔ مگر کوئی نہیں پوچھتا کہ از کجا آمدہ۔ رہا حکومت کا اعتماد اوسکا حال دوپہر کے آفتاب کیطرح روشن کہ آج حکومت کس پر اعتماد کر رہی ہے اور کس کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنی ہوئی ہے۔ وہی مثل ہوئی کہ نہ وصال خدا نہ صنم ہی ہلا ہاتھ۔ نہ ادھر کے ہوئے نہ اودھر کے ہوئے۔ ایمان کا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ قوم نے اسلام و قرآن کو خیر باد کہہ دیا۔ فرمائیے کس نے کیا کر لیا، اور اوسکا کیا مداوا ہوا؟ ندوے کی تحریک اوٹھتی ہے۔ حق و باطل کا فرق اوٹھا کر بے دینی اور بدمذہبی کی کھچڑی پکائی جاتی ہے۔ وارثان انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام علمائے کرام اہلسنت بہا نگ دہل اوسکی شناعتیں بطالتیں طشت از بام فرماتے ہیں۔ اگلی پچھلی تباہیوں کی یاد دلاتے ہیں۔ وہاں سے بھی وہی پرانا سبق دوہرایا جاتا ہے کہ آج قوم کا بیڑا تباہی میں ہے۔ وقتی طور پر یہ تفرقے جو اختلاف عقائد کی بنا پر ہیں اوٹھا کر ایک ہوجاؤ۔ تم سُنّیوں سے تمہارے حقوق کون چھین سکتا ہے ذرا یہ تحریک قوت پکڑ لے۔ پھر ہم خود بدمذہبی و گمراہی کے عنصروں کو چھانٹ دینگے۔ یا اس میں کثرت سے شرکت کرکے اپنا اقتدار قائم کرلو۔ پھر تمہارے حکم سے کون سرتابی کریگا۔ اگر ایسا نہیں کروگے تو زمانہ تم سُنّیوں کو ہڑپ کرجائے گا۔ تمہاری آواز بند کردی جائیگی۔ تمہارا تمدن۔ تمہاری تہذیب تمہاری معاشرت۔ تمہاری سب چیزیں تم سے چھن جائینگی۔ یہ ہوگا اور وہ ہوجائیگا۔ غریب اور بیکس مسلمانوں نے جُبّہ و قبا و تسبیح و عمامہ سے دھوکا کھایا۔ اور اپنے دین و ایمان کی بھینٹ ندوے کی قربانگاہ پر چڑھا دی۔ بتاؤ اور خدا اور رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کو شاہد بنا کر بتاؤ کہ وہ زرّین وعدے جو ندوے کے جمگھٹوں میں کیے گئے تھے کس نے کس حد تک پورے کیے۔ کیا آج ندوہ بدمذہبی صلحکلی حتیٰ کہ لامذہبی و بیدینی کی تبلیغ بے دھڑک نہیں کر رہا ہے خدارا بتاؤ۔ ایمان و اسلام کی بھینٹ چڑھا کر ندوے کے ذریعے کونسی دنیوی ترقی حاصل کرلی۔ بدمذہبوں کو گلے لگا کر کتنے رافضیوں وہابیوں۔ نیچریوں کو سُنّی بنا لیا۔ ارے ملعون ہے وہ نام نہاد ترقی جو دین و ایمان کا ثمن بخس ہو انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تیرا دور۔

خلافت کمیٹی کا آتا ہے جب گاندھی کی آندھی زوروں پر چڑھی ہوئی تھی اور یہی آجکل کے اینجہانی و آنجہانی جناب محمد علی و شوکت علی لیڈران محترم اور قائدان اعظم اوسکے سیلاب میں تنکے کیطرح

بہے جارہے تھے۔ اور ہندوؤں کو حقیقی بھائی بناکر اپنا دین وایمان واسلام وقرآن مادر وخواہر
اپنے اُن مشرک بھائیوں کے رحم وکرم پر چھوڑ چکے تھے۔ وہ کونسی اُن کہی تھی جو انھوں نے اپنے مشرک
بھائیوں کی خاطر کہنے سے اُٹھا رکھی۔ ہندوؤں کی ٹکٹی اوٹھائی۔ قشقہ لگایا۔ تلک کھینچا۔ مرگھٹ
تک رام رام کہتے ہوئے گئے۔ گاندھی کو "مذکر" مبعوث من اللہ۔ بالقوہ نبی اور معلوم نہیں کیا اور
کیا کہا۔ مسلمانوں اور علماء سے اونچا مسجدوں کے منبروں پر بٹھاکر طواغیت کفار سے کتھا کہلوائی
اپنے ناموں کے ساتھ پنڈت اور لالہ کے دُم چھلے لگوائے۔ قربانی گاؤ کی حرمت کے فتاوی لکھکر
شائع کیے۔ گائے کے گوشت کو خنزیر جیسا مُردار بنایا۔ اپنی ماں بہنوں کے ساتھ ہندوؤں کی چھچھلیوں
کو آنکھوں کی ٹھنڈک کلیجوں کا سُکھ بتایا۔ قرآن عظیم اور رامائن کو ایک سنگھاسن میں رکھ کر
کاندھوں پر اٹھایا۔ ڈھول۔ جھانجھ۔ بجاتے بھجن گاتے مندر میں پہنچے اور اوسکی پوجا کرائی۔
اور اس پر جب علمائے کرام اہلسنت نے احکام خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ
آلہ وسلم سُنائے۔ مشرکین اور کفار کو اپنا بھائی بنانے کے وبالات ونکالات دکھائے۔ توان
غلامانِ ہنود سے انگریزوں کے پٹھو۔ غداران قوم۔ تنخواہ دار گورنمنٹ کے القاب پائے۔
حضرات علمائے کرام اہلسنت نے وہ سب کچھ بتایا اور سُنایا جو کل کے کانگریسی۔ خلافتی گاندھوی
اور آجکل کے یہ لیگی (جبکہ انکے اونھیں مشرک بھائیوں نے اِنکو مُنہ زکھ اور بیوقوف بناکر اور
ان سے اپنا اُلّو سیدھا کرکے اِنھیں دُھتا بتا دیا ہے۔ تو وہی کل کے کانگریسی۔ گاندھوی
خلافتی آج لیگی بن گئے ہیں۔ یہ لیگی لیڈران) شرکت کانگریس کے نقصان وشناعت میں علمائے
حقانی کی نقالی کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں۔ مگر کل جب یہ مشرکین کو گلے لگاکر اونکو حقیقی بھائی بناکر
ہندو مسلم اتحاد کا ناپاک پروپیگنڈا کر رہے تھے اوسوقت یہ آیاتِ مبارکہ واحادیث کریمہ و
ارشادات ائمہ کہاں چلے گئے تھے۔ اَرے بالفرض یہ ناواقف تھے تو جب حضرات علمائے کرام
اہلسنت نے اوسکی شناعتیں واضح فرمائی تھیں تو انھوں نے اپنے کانوں میں ٹینٹ کیوں دے
لیے تھے۔ کیا نہیں کہتے تھے کہ اسوقت ہم کو بیرونی دشمن کی فکر کرنی چاہیے۔ لہٰذا مشرکین وکفار سے
اتحاد ووِداد اُخُوتُ موالات اِسوقت ناگزیر بلکہ مذہبی فرض ہے۔ ہمارے مقاماتِ مقدسہ
ہماری خلافت اسلامیہ خطرے میں ہے۔ انگریز دنیا بھر کے مسلمانوں کو کچل ڈالینگے۔ ہمارے مذہب۔
ہماری سیاست۔ ہمارے تمدن۔ ہماری تہذیب کو مَلیامیٹ کردیں گے۔ کعبے پر معاذاللہ صلیب کا جھنڈا

Marfat.com

لہرا دینگے۔ لہٰذا اس وقت ہندو کو ساتھ لے لو۔ اوسکی پناہ میں انگریز کا مقابلہ کرو۔ پھر جب تمہیں قوت و شوکت مِلجائیگی۔ تو اول تو خود ہندو بھائی دودھ کے دُھلے حق شناس و حق گو۔ وہ تمہارے حقوق غصب تھوڑے ہی کرینگے۔ ہمارے اونکے پکّے وعدے ہوچکے ہیں۔ بصورتِ دیگر اونسے نپٹنا کون بات ہے۔ تِل پھوٹتے۔ بات کرتے اونسے اپنے حقوق گِنوا لینگے۔ جس طرح آج کانگریس کو ایک ہوّا بناکر پیش کیا جارہا ہے۔ جس کے پنجۂ اجل سے کسی کو رہائی گویا مِل ہی نہیں سکتی۔ بعینہٖ جس وقت یہ نمک خوارانِ لیگ ریزہ خوارانِ کانگریس میں شمار کیے جاتے تھے تو انگریزوں کو ایسا ہی ڈراونا ہوّا بناکر پیش کیا کرتے تھے بلکہ اوس وقت تو وہ زور شور تھے کہ الامان الامان۔ لیگ ابھی مدتوں اپنا خون پسینے کیطرح بہا کر ایڑی چوٹی کا زور لگائیگی تو خلافت کمیٹی کا سا شور و شغب حاصل کرسکیگی۔ آج صرف ہندوستان کا اسلام خطرے میں ہے کل انگریزوں کے ہاتھوں ساری دنیا کا اسلام اشد خطرے میں تھا۔ آج کانگریس سے ڈر کر مرتدین و منافقین و مبتدعین کی پناہ ڈھونڈھی جارہی ہے۔ کل انگریزوں کے مقابلے کے لیے اسی کانگریس کی غلامی کی گئی تھی جو آجکل مردود و مطرود اور چنیں و چناں ہے۔ خدا کے واسطے سوچو اور غور کرو۔ ایسے غدّارانِ ملت مکارانِ بنی الایام کی چھوٹی چیخ پکار پر علمائے شریعت اور محافظانِ دین و ملت صدائے ایمانی و قرآنی کو کیونکر بند کرسکتے ہیں۔ کل کیا نتیجہ ہوا تھا کہ مشرکین کے ہاتھوں بک گئے۔ دین و اسلام و قرآن اور شعائرِ اسلامیہ و مراسم دینیہ کی بھینٹ اپنے مہاتما (روحِ اعظم) گاندھی جی مہاراج کے مقدس چرنوں میں چڑھا دی والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اب مشرکین نے اِن بھولے بھالے نادان بُدّھو بھگتوں کی ساری کَلیں اپنے قبضے میں کرلیں اِنکو احمق بیعقل بنا کر اپنا کام نکال لیا۔ اور حکومت کی باگ اپنے ہاتھوں میں لے لی۔ تو اِنکو بیک بینی و دو گوش اپنی سبھا سے نکال دیا۔ بولو کونسے سورما نے اونسے مسلمانوں کے حقوق گِنوا لیئے۔ اور آج جبکہ اِنکے وہی کل والے ہندو بھائی نشۂ حکومت کی ترنگ میں غریب مسلمانوں پر نت نئے ظلم توڑ رہے ہیں تو یہ ڈنکا کیا بجا رہے ہیں۔ آج وہی گاندھی جو کل اِنکا مہاتما جی مُذَکِّرہ مبعوث من اللہ۔ بالقوہ نبی تھا ورذہا اور شیوگاؤں میں بیٹھکر ہندوستان سے اسلام و مسلمین کے بیج کو نیست و نابود کرنے اونکو جڑ سے اوکھاڑ کر پھینکدینے کی اسکیمیں بناتا ہے۔ اور اِنکے وہی کل والے ہندو بھائی اونپر دھرتے سے عمل پیرا ہیں۔ اور غریب و مظلوم بے یار و مددگار مسلمانوں کو کُند چھری سے ذبح کر رہے ہیں تو اِن لیڈرانِ زمانہ و قائدانِ بیگانہ کے وہ عہد نامے اونکی پوٹلیوں سے کیوں نہیں نکلتے۔ نہیں نہیں بلکہ یہ ساری لڑائی

Marfat.com

اور عیار لیڈروں کی ساری چیخ پکار صرف اونھیں اسباق کو دوہرانا ہے جنکو پڑھکر مسلمانانِ ہند
ایک سے زائد مرتبہ دھوکا کھا چکے ہیں۔ اور اپنی سُنّیت اپنے اسلام کی بھینٹ چڑھا چکے ہیں۔ علیگڈھ
وندوہ وخلافت کی تحریکات میں کونسے وعدے اوٹھ رہے تھے۔ وہی الفاظ ہیں جو بار بار ان رہزنانِ
قدیم کی زبانوں پر جاری ہیں۔ اور وہی ایک جال ہے جسمیں نیا دانہ ڈالکر غریب مسلمانوں کو پھانستے
اور اونکے دین وایمان پر ڈاکے ڈالتے ہیں۔ مسلمانوں کی شان تو یہ ہے کہ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ
جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَیْنِ۔ یعنی مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ مگر آہ کہ آج نام اسلام
کے پردے میں اسلام کی جڑیں کھوکھلی کیجارہی ہیں۔ چند در چند تجربے ہو چکے ہیں لیکن پھر وہی نادانی
اور گمراہی آمیز حماقت۔ کاش کچھ نئے لوگ ہوتے۔ نئے طور ہوتے۔ تو کُلُّ جَدِیْدٍ لَذِیْذٌ کا مقولہ
ہی تھوڑی دیر کے لیے درست ہوتا۔ ارے یہ کیا غضب ہے کہ وہی صیاد۔ وہی دام۔ وہی میدان۔
مگر مسلمان ہیں کہ ہر نئے حلقۂ تزویر میں اپنی مسلمانی پھنسانے کو تیار ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔
اور آج جب کہ خود ان مسلمانانِ اہلسنت شرکائے مسلم لیگ کو اعتراف ہے کہ علمائے اہلسنت پر اعتماد
رکھنے والے بہت سے سُنّی مسلمان مخالفتِ لیگ کا فتویٰ دیکھکر لیگ سے علیحدہ ہوکر لیگ کی مغلوبیت
کا باعث ہونگے۔ تو اِس سے اچھا وقت کونسا ہوگا کہ مسلمانانِ اہلسنت اپنے خالص مذہبی حقوق مسلم
لیگ سے طلب کرلیں۔ اور اوسمیں سے بدمذہبی کے عناصر کو چھٹوا کر شرعی خرابیاں دور کراکے لیگ کو
سچے حقیقی معنے میں مسلم لیگ بنالیں۔ اور آج جبکہ اوسکو مسلمانانِ اہلسنت کی ضرورت ہے کہ سُنّی
مسلمانوں کے بغیر وہ مغلوب ہو جائیگی ایسے وقت میں مسلمانانِ اہلسنت اوسکی اصلاح نہ کرسکے
اوسمیں سے بدمذہبی کے اجزا کو علیحدہ نہ کرسکے اوسکو شرعی نقائص سے پاک نہ کرسکے تو بقول لیگ جب
اوسکو سُنّی مسلمانوں کی اکثریت وقوت کے بل بوتے پر اِقتدار حاصل ہوگیا تو اوس وقت سُنّیوں
کی کونسی قوت باقی رہ گئی ہوگی جس کے زور سے اپنے خالص حقوق تسلیم کرالینگے رد وطرد ومطالبۂ
اصلاح کا وقت تو آج ہی ہے جبکہ وہ دبی ہوئی ہے۔ شاید اس دباؤ سے وہ اپنی اصلاح کرلے۔
وقت نکل جانے کے بعد لکیر پیٹنے سے کیا حاصل ہوگا۔ نیچریت وندویت وگاندھویت کا بھی توڑ
کیا جارہا ہے۔ مگر علیگڈھ وندوہ وخلافت کمیٹی کے کانوں پر کونسی جوں رینگتی ہے۔ اس رد وطرد
کے سبب اب انکی تبلیغ نیچریت وضلالت ولامذہبیت میں کتنی کمی ہوتی ہے اور موعود اقتدار و
اصلاح کو تو بالائے طاق رکھیے۔ جہاں مسلم لیگ کو اِس وقت اقتدار حاصل ہے یعنی پنجاب وبنگال۔

وہاں سُنّیوں کو اونکے خالص حقوق کونسے دب گئے۔ کیا پنجاب و بنگال کے دیوبندی غیر مقلد قادیانی نیچری خاکساری رافضی خارجی صلحکل وغیرہم مرتدین مبتدعین توبہ کرکے سچے سنی مسلمان بن گئے؟ نہیں تو کم از کم اتنا ہی ہوا؟ کہ پنجاب و بنگال میں دیوبندیت و غیر مقلدیت مرزائیت و نیچریت و خاکساریت و رافضیت و خارجیت و صلحکل وغیرہا بیدینیوں بد مذہبیوں کی تبلیغ بند کردی گئی؟ یہ بھی نہیں تو کیا پنجاب و بنگال کی مسلم لیگی حکومتوں نے سُنّی مسلمانوں کے مخصوص حقوق کی حفاظت کا کوئی معقول انتظام کردیا؟ اگر نہیں تو ع قیاس کن زگلستانِ من بہارش را۔ جب حال یہ ہے تو مستقبل کا ذمہ دار کون ہوگا۔ پھر اگر سنی مسلمان لیگ میں صرف اس لیے شریک ہو جائیں کہ وہ اونکے صرف اونھیں مقاصد میں اونکی ہم آہنگی کریں جو اسلام و سنیت کے مخالف نہیں تو اس کی کیا ضمانت ہے کہ یہ شرکت اور بد مذہبوں بیدینوں کے ساتھ مجالست و مخالطت و مصاحبت عوام اہل اسلام کو اون گمراہوں کے ساتھ مؤانست و مُحابّت کیطرف نہیں لیجائیگی۔ اور بد مذہبوں بیدینوں گمراہوں کے ساتھ یہ ہر وقت کا خلا ملا اونکے دین و ایمان پر اثر انداز نہو گا۔ ہوگا اور ضرور ہوگا جیسا کہ آج تک کا تجربہ شاہد ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ارشاد و حدیث شریف نے بتایا کہ اِنَّ لَهُمْ عُرَّةً كَعُرَّةِ الْجَرَبِ۔ جنکی بد مذہبوں کی بدمذہبی خارشتی اونٹ کی کھُجلی کیطرح اوڑکر لگتی ہے۔ تو اب اسوقت کے بعد مسلم لیگ کی شرعی خرابیوں کے اظہار و اعلان کا اور کونسا وقت ہوگا بہرحال لیگی لیڈران پر شرعاً فرض ہے کہ اپنے تمام گذشتہ اقوال و افعال سے جو مخالف شریعت مطہرہ واقع ہوئے توبہ صحیحہ شرعیہ کریں۔ اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں یعنی کفار و مشرکین و مرتدین و مبتدعین سے مسلم لیگ کا علاقہ توڑیں۔ سرکار دو عالم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ لیگ کا رشتہ غلامی و بندگی جوڑیں۔ شریعت مطہرہ کے احکام کے اتباع کی ترغیب اور محرمات شرعیہ کے ارتکاب سے ترہیب کو لیگ کے فرائض میں داخل کریں۔ اغراض و مقاصد میں مطابق شرع مطہر ترمیم و اصلاح فرمائیں۔ اور مسلم لیگ کو شرعی معنے میں سچی حقیقی مسلم لیگ بنائیں۔ پھر خدا و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مدد و نصرت پر بھروسا کرکے میدان عمل میں آئیں۔ اہل باطل کی طاغوتی اکثریتوں کو خاطر میں بھی نہ لائیں۔ یاد رکھیں کہ کسی جماعت کسی سیاست کو سچی اسلامی کامیابی بغیر اتباع احکام شریعت اور بلا اقتدائے سرکار رسالت علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتحیۃ ہرگز حاصل نہیں ہوسکتی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ

Marfat.com

وَاتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ یعنی اور جو اللہ اور اوسکے رسول اور ایمان والوں سے دوستی رکھیگا تو بیشک اللہ والے ہی غالب ہونگے۔ اے ایمان والو اون لوگوں کو جنھوں نے تمھارے دین کو ہنسی ٹھٹھا بنالیا ہے وہ جنکو تم سے پہلے کتاب دی گئی اور کافروں کو دوست مت بناؤ اور اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو۔ اور اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ یعنی اور تم سست مت بنو اور رنج مت کرو اور تمھیں سب پر غالب ہوگے اگر تم مومن رہو گے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے وَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْا اِلَى السَّلْمِ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝ یعنی تم سست مت بنو اور کفار و مشرکین کے ساتھ صلح و اتحاد کی طرف مت جھکو اور تمھیں سب پر غالب رہوگے اور اللہ تمھارے ساتھ ہوگا اور وہ ہرگز تمھارے اعمال میں تم کو نقصان نہ دیگا۔ واللہ ہو الموفق۔ اللّٰھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ ؛ وصلی اللہ تعالیٰ وبارک وسلم علی سیدنا ومالکنا ومولٰنا محمد والآل والصحابۃ ؛ اٰمین والحمد للہ رب العلمین۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم۔ فقیر ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علیخان قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ ولوالدیہ واہلہ واخویہ و محبیہ ربہ المولیٰ العزیز القوی۔ ساکن محلہ بھورے خان۔ پیلی بھیت۔ یو۔پی۔ فی الحال وارد مٹ ۱۴۵ بھوساری محلہ بمبئی نمبر ۳ پنجشنبہ ۱۲ ماہ فاخر ربیع الآخر شریف ۱۳۵۵ھ

تصدیق مقدس

حضرت بابرکت تاج العلماء سراج العرفاء مولانا مولوی حافظ مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی مارہری دامت برکاتہم القدسیہ۔ تاجدار سجادہ قادریہ برکاتیہ۔ مارہرہ مطہرہ۔ ضلع ایٹہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؛ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ؛ فقیر حقیر نے حضرت مولٰنا المعظم والمحترم مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی محمد حشمت علی صاحب قادری رضوی دامت معالیہم کا یہ مبارک فتوی دیکھا بحمدہ تعالیٰ حق صریح پایا۔ حضرت مولٰنا نے دین وسنت کی حمایت فرمائی۔ اور اہل بدعت وبطالت کی بدعت وبطالت عیاں کردکھائی۔ اہل بدعت وبطالت جو افتراء باطل آج

Marfat.com

حضرت مولٰنا پر کرتے ہیں کہ وہ معاذ اللہ تعالیٰ صرف شرکت در کنیت لیگ ہی کو موجب کفر ٹھہرا کر مطلقاً تمام شرکائے لیگ کو اگرچہ وہ دین و عقیدہ کی رو سے بحمدہ تعالیٰ اہلسنت و اہل حق ہی ہوں کافر و بد مذہب ٹھہراتے ہیں۔ یہ افترا اہلِ باطل کا آج نیا شیوہ نہیں۔ اونکا پرانا منجھا ہوا پیچ ہے جس سے کام لیکر وہ ہمیشہ سادہ لوح عوام اہل اسلام کو اہل کفر و بدعت پر قیامت کبریٰ قائم فرمانے والے علمائے کرام اہلسنت کیطرف سے بھڑکاتے بہکاتے چلے آتے ہیں۔ علمائے کرام اہلسنت سے زیادہ کون بلا وجہ شرعی کافر کہنے سے زبان روکنے والا ہے۔ ہاں کافر کو ضرور کافر کہا اور بتایا جائیگا۔ لیگ میں جو مرتدین و مبتدعین ہیں اور قطعاً و یقیناً ہیں صرف اونھیں کو علمائے اہلسنت اونکے عقائدِ کفر و بدعت کی بنا پر بحکم شرع کافر و مبتدع بتاتے ہیں۔ نہ کہ اون اہلسنت کو جو لیگ کی چکنی چپڑی باتوں دِل خوش کُن دعووں کی بنا پر لیگ میں پہنچ گئے ہوں۔ غرض لیگ کی خباثتیں اب ایسے افترا‌ات باطلہ و اراجیفِ کاذبہ سے مٹنے والی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے سب سُنّی بھائیوں کو ہر خبیث اور خباثت سے ہمیشہ اپنی امان میں رکھے آمین۔ فقیر اولادِ رسول محمد میاں قادری برکاتی عفی عنہ

تصدیق مبارک

حضرت بابرکت سید الحکما، سند العلما، مولٰنا مولوی حافظ قاری حکیم سید شاہ آل مصطفٰے صاحب قادری برکاتی قاسمی مارہری دامت فیوضہم المبارکہ۔ سرکارِ کلاں۔ مارہرہ مطہرہ۔ ضلع ایٹہ۔ یو۔پی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ الحمد للہ الذی اتم نورہ ولو ارادالکافرون اطفاءہ ؕ واظھر دینہ ولو اراد المنافقون اخفاءہ ؕ والصلاۃ والسلام الاتمان الاکملان ؕ علی حبیبہ ونبیہ وعروس مملکتہ سید الانس والجان ؕ العالم بجمیع مایکون وماکان ؕ وعلیٰ آلہ واصحابہ وعلماء ملتہ واولیاء امتہ الیٰ آخر الزمان ؕ وعلینا معھم بھم ولھم وفیھم یا حنان یا منان۔ حضرت سیدی وسندی واستاذی حبیبی ومحبی امام المناظرین رئیس المتکلمین ناصر الاسلام والمسلمین شیر بیشۂ سنت۔ ضیغم دین وملت۔ برقِ خرمنِ نجدیت و وہابیت زلزلہ افگن در قلعۂ رفض و خارجیت عالم شریعت وکامل طریقت مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ مناظر اعظم ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخان صاحب قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی دام باللطف الجلی والخفی نے جو کلمات طیبات اس مبارک فتوے میں

Marfat.com

زیب قرطاس فرمائے وہ سراسر حق وصواب ہیں۔ لَاوَرَبِّ الْعَرْشِ۔ کسی مسلمان کا یہ طریقہ نہیں کہ معاذ اللہ مومن مسلم کو کافر کہے۔ حدیث مجید نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کے دست و زبان سے مسلمان کو امان ہے۔ نہ کہ ایک عالم دین متین وارث انبیاء و مرسلین (علیہم الصلاۃ والسلام) محافظ حقوق شرع مبین اپنی تحریر و تقریر کو اس اشد حرام سے آلودہ کرے۔ حاشا و کلا۔ ہاں جو لوگ نام اسلام کے پردے میں کفر تک پہنچے شرک بھک چکے اونکو بھی اپنی طرف سے نہیں احکام ربی کی تعمیل میں اونکے اقوال و اعتقادات کے مطابق ارشادات قرآنیہ واحکام ربانیہ فردم سنائے جائینگے۔ اور یہ ایک عالم دین مصطفےٰ علیٰ صاحبہ الصلاۃ والسلام کا فرض اولین ہے۔ مسلم لیگ ہو یا مسلمانوں کی کوئی نام نہاد دوسری جماعت جبتک اونکے ہر ہر فرد کے معاذ اللہ کفر و ارتداد پر یقین قطعی جزمی حتمی نہو اوس پر حکم کفر و ردت نہ دیگا۔ مگر جو خود اس حکم کو اپنے اوپر لیگا۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ مسلم لیگ میں بکثرت وہ بھی شامل ہیں جنکے کفر و ارتداد یا بدمذہبی و گمراہی کا یقیناً و قطعاً جزم شرعی ہے۔ اور وہ مسلم لیگ کے روح رواں اونکے سرپرست اور سرمایۂ ناز ہیں۔ مثلاً وہابیہ دیوبندیہ جنکے کبرا پر علمائے عرب و عجم کا فتوائے کفر و ارتداد ہے یا روافض و خوارج اور اون میں کے کھُلے ہوئے مرتدین یا نیچریہ چکڑالویہ مرزائیہ خاکساریہ اور دیگر مبتدعین و منافقین بلکہ کھُلے ہوئے کفار و مشرکین جنکے لیے خود لیگ کے اقرار سے اوسکے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور جن سے کامل وداد و اتحاد و محبت موالات اوسکا مقصد اولین ہے (ملاحظہ فرمائیے حضرت خالی واستاذی و مرشدی و ملجائی و ماوائی تاج العلماء سراج العرفا مولنا مولوی حافظ قاری مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی مسند آرائے سجادۂ عالیہ غوثیہ قادریہ برکاتیہ قاسمیہ سرکار مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ کا فتوائے مبارکہ مسمی بنام تاریخی (مسلم لیگ کی زرّیں بخیہ دری) تو اس صورت میں مسلم لیگ کی شرکت و رکنیت یقیناً حرام اور موجب غضب رب انام ہے۔ اور حضرت شیر بیشۂ سنت مدظلہم کا فرمان بالکل مطابق ایمان و قرآن ہے۔ وانا الفقیر الحقیر الحکیم السید آل مصطفےٰ القادری البرکاتی القاسمی مارہری عفی عنہ

استغاثۂ مبارکہ

حضرت بالا منزلت رفیع الدرجۃ عظیم البرکۃ حامی سنت ماحی لامذہبیت گل گلزار قادریت تاج العلماء سراج العرفاء

مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی سید شاہ اولادِ رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی دامت برکاتہم القدسیہ

بحضور سرکارِ غوثیت مدار رضی عنہ اللہ الغفار

الغیاث اے محیِ دیں اے شاہِ جیلاں الغیاث
جوش پر بحرِ فتن غرّش کناں ابرِ محن
شامتِ اعمال ہے اپنی نمایاں اس طرح
رہزنانِ دین کا چاروں طرف سے ہے ہجوم
تیرگیِ کفر و بدعت بڑھ رہی ہے ہر گھڑی
مصطفٰے کی شان میں گستاخیاں بیباکیاں
خود خدا کو ظالموں نے صاف جھوٹا کہہ دیا
باعثِ تذلیلِ دیں ہیں دین کے یہ مدعی
کانگریس اور لیگ کی ہے کشمکش چاروں طرف
اوس کا ہے یہ مدعا مسلم بنیں مشرک غلام
(کانگریس)
قادیانی رافضی اور نیچری ندوی سبھی
رہبرانِ دین و ملّت سمجھے جاتے ہیں وہ آج
بھولی بھیڑوں کی سمجھ پر ایسے پردے ہیں پڑے
بل کے مارِ یں گھس کے پھاڑیں ایسے پُرفن بھیڑیے
المدد اے محیِ دیں. سُنّی نہ پھنس جائیں کہیں
تیرے جدِ پاک کی سنّت پہ یہ قائم رہیں
ڈالکر جو خاک دین پر بن گئے ہیں خاکسار
دین سے آزاد ہوکر جو بنے احرار ہیں

الغیاث اے غوثِ اعظم قطبِ دوراں الغیاث
ناؤ ہے اپنی بھنور میں آہ گرداں الغیاث
نفسِ خودسر. قلب مضطر. عقل حیراں الغیاث
ہاتھ سے جانے نہ پائے دین و ایماں الغیاث
آفتابِ حق نہ ہونے پائے پنہاں الغیاث
دیو کے بندے اسے کہتے ہیں ایماں الغیاث
اس پہ دعویٰ ہے کہ ہم ہیں اہلِ عرفاں الغیاث
کفر ہنستا ہے کہ یہ کیسا ہے ایماں الغیاث
شرک و بدعت کے ہیں نرغے میں مسلماں الغیاث
انقیادِ اہلِ بدعت اس کا ارماں الغیاث
(لیگ)
ہیں ہمارے پھانسنے کا باندھے پیماں الغیاث
مقتدا اور پیشوا ہے جنکا شیطاں الغیاث
بھیڑیوں کو ہیں سمجھتی اپنا نگراں الغیاث
بھولی بھیڑوں کے ہیں بنتے وہ نگہباں الغیاث
چل نہ جائے انپہ اونکا مکرِ پنہاں الغیاث
چھوٹنے پائے نہ اِن سے تیرا داماں الغیاث
اونکے دھوکے میں نہ آئیں اہلِ ایقاں الغیاث
پھنس نہ جائیں جال میں اونکے مسلماں الغیاث

تیرے ہی در کا تو کتا ہے فقیرِ قاسمی
درد کا اسکے بھی ہو للہ درماں الغیاث

ملنے کا پتہ:۔ دفتر انجمن تبلیغ صداقت. رحمت منزل. کامبیکر اسٹریٹ. چھاچھ محلہ. بمبئی ۳

قیمت ۲ر

تعداد اشاعت بار اول ایکہزار

Marfat.com